دُور پاس

(آٹھویں جماعت کے لیے)

© NCERT not to be republished

© NCERT
not to be republished

تیسری زبان کی درسی کتاب

دُور پاس

(آٹھویں جماعت کے لیے)

विद्यया ऽमृतमश्नुते

एन सी ई आर टी
NCERT

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

© NCERT
not to be republished

4823-Door Paas for Urdu as Third Language for Class VIII

ISBN 978-93-5007-002-4

پہلا ایڈیشن

اکتوبر 2009 آشوین 1931

دیگر طباعت

دسمبر 2012 اگہن 1934
اپریل 2019 چیتر 1941
نومبر 2019 کارتک 1941
اپریل 2021 چیتر 1943 (NTR)

PD NTR SPA

© نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، 2009

قیمت : ₹ 65.00

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ

سکریٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، شری اروندو مارگ، نئی دہلی نے

میں چھپوا کر پبلی کیشن ڈویژن سے شائع کیا۔

جُملہ حقوق محفوظ

- ناشر کی پہلے سے اجازت حاصل کیے بغیر، اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ پیش کرنا، یاد داشت کے ذریعے بازیافت کے سسٹم میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکانیکی، فوٹو کاپینگ، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے اس کی ترسیل کرنا منع ہے۔
- اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جارہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر، اس شکل کے علاوہ جس میں کہ یہ چھاپی گئی ہے یعنی، اس کی موجودہ جلد بندی اور سرورق میں تبدیلی کر کے، تجارت کے طور پر نہ تو مستعار دیا جاسکتا ہے، نہ دوبارہ فروخت کیا جاسکتا ہے، نہ کرایہ پر دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جاسکتا ہے۔
- کتاب کے صفحہ پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے۔ کوئی بھی نظر ثانی شدہ قیمت چاہے وہ ربر کی مہر کے ذریعے یا چیپی یا کسی اور ذریعے ظاہر کی جائے تو وہ غلط متصوّر ہوگی اور ناقابل قبول ہوگی۔

این سی ای آر ٹی کے پبلی کیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کیمپس
شری اروندو مارگ
نئی دہلی - 110016 فون 011-26562708

108,100 فٹ روڈ ہوسڈے کیرے ہیلی
ایکسٹینشن بناشنکری III اسٹیج
بینگلورو - 560085 فون 080-26725740

نوجیون ٹرسٹ بھون
ڈاک گھر، نوجیون
احمد آباد - 380014 فون 079-27541446

سی ڈبلیو سی کیمپس
بمقابل ڈھانکل بس اسٹاپ، پانی ہاٹی
کولکاتا - 700114 فون 033-25530454

سی ڈبلیو سی کامپلیکس
مالی گاؤں
گواہاٹی - 781021 فون 0361-2674869

اشاعتی ٹیم

ہیڈ، پبلی کیشن ڈویژن	: انوپ کمار راجپوت
چیف ایڈیٹر	: شویتا اُپّل
چیف پروڈکشن آفیسر	: ارون چتکارا
چیف بزنس منیجر (انچارج)	: وپن دیوان
ایڈیٹر	: سید پرویز احمد
پروڈکشن اسسٹنٹ	: اوم پرکاش

سرورق اور آرٹ
وی۔ منیشا

© NCERT not to be republished

پیش لفظ

'قومی درسیات کا خاکہ–2005' میں سفارش کی گئی ہے کہ بچّوں کی اسکولی زندگی، ان کی باہر کی زندگی سے ہم آہنگ ہونی چاہیے۔ یہ زاویۂ نظر کتابی علم کی اُس روایت کی نفی کرتا ہے جس کے باعث آج تک ہمارے نظام میں اسکول، گھر اور سماج کے درمیان فاصلے حائل رہے ہیں۔ نئے قومی درسیات کے خاکے پر مبنی نصاب اور نصابی کتابوں کی تیاری اسی بنیادی مقصد پر عمل آوری کی ایک کوشش کہی جا سکتی ہے۔ اس کوشش میں مختلف مضامین کو ایک دوسرے سے الگ رکھنے اور رٹ کر پڑھنے کے طریقۂ کار کی حوصلہ شکنی بھی شامل ہے۔ ہمیں امّید ہے کہ ان اقدامات سے قومی تعلیمی پالیسی (1986) میں مذکور تعلیم کے 'طفل مرکوز نظام' کی طرف مزید پیش رفت ہوگی۔

اس کوشش کی کامیابی کا انحصار ان اقدامات پر ہے کہ اسکولوں کے پرنسپل اور اساتذہ اپنے تاثرات خود ظاہر کرنے اور ذہنی سرگرمیوں اور سوالوں کے ذریعے سیکھنے کے سلسلے میں بچّوں کی ہمّت افزائی کریں۔ ہمیں یہ ضرور تسلیم کرنا چاہیے کہ بچّوں کو اگر موقع، وقت اور آزادی دی جائے تو وہ بڑوں سے حاصل شدہ معلومات کی بنیاد پر نئی معلومات مرتب کرتے ہیں۔ آموزش کے دوسرے ذرائع اور محلِ وقوع کو نظر انداز کرنے کے بنیادی اسباب میں سے ایک اہم سبب، مجوّزہ نصابی کتاب کو امتحان کے لیے واحد ذریعہ بنانا ہے۔ بچّوں کے اندر تخلیقی صلاحیت اور پیش قدمی کے رجحان کو فروغ دینا اُسی وقت ممکن ہے جب ہم آموزشی عمل میں بچّوں کو بہ حیثیت شریک کار قبول کریں اور ان سے اُسی طرح پیش آئیں۔ انھیں محض مقرّرہ معلومات کا جانکار نہ سمجھیں۔

یہ مقاصد اسکول کے نظام الاوقات (Time - Table) اور طریقۂ کار میں معقول تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ روزمرّہ معمولات میں نرمی کی اتنی ہی اہمیت یا ضرورت ہے جتنی کہ سالانہ کیلینڈر کے نفاذ میں سختی اور محنت کی، تاکہ تدریس کے لیے دستیاب مدّت کو حقیقتاً تدریس کے لیے وقف کیا جا سکے۔ تدریس اور اندازِ قدر کے طریقوں سے بھی اس امر کا تعین ہوگا کہ یہ نصابی کتاب بچّوں میں ذہنی تناؤ اور اکتاہٹ پیدا کرنے کے بجائے ان کی اسکولی زندگی کو خوش گوار بنانے میں کس حد تک موثر ثابت ہوتی ہے۔ نصابی بوجھ کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے نصاب سازوں نے مختلف سطحوں پر معلومات کی تشکیلِ نو اور اُسے نیا رخ دینے کی غرض سے بچوں کی نفسیات اور تدریس کے لیے دستیاب وقت پر زیادہ سنجیدگی کے ساتھ توجّہ دی ہے۔ اس مخلصانہ کوشش کو مزید بہتر بنانے کے لیے یہ نصابی کتاب سوچنے اور حیرتوں کو جگائے رکھنے، چھوٹے گروپوں میں بحث و مباحثہ کو فروغ دینے اور عملاً انجام دی جانے والی سرگرمیوں کو زیادہ اوّلیت دیتی ہے۔

© NCERT not to be republished

این سی ای آر ٹی اس کتاب کے لیے تشکیل دی جانے والی ''کمیٹی برائے درسی کتاب'' کی مخلصانہ کوششوں کی شکر گزار ہے۔ کونسل زبانوں کی مشاورتی کمیٹی برائے زبان کے چیئر پرسن پروفیسر نامور سنگھ اور اس کتاب کے خصوصی صلاح کار پروفیسر شمیم حنفی کی ممنون ہے۔ اس درسی کتاب کی تیاری میں جن اساتذہ نے حصّہ لیا، ہم ان کے متعلقہ اداروں کے بھی شکر گزار ہیں۔ ہم ان سبھی اداروں اور تنظیموں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنے وسائل، مآخذ اور عملے کی فراہمی میں فراخ دلی کا ثبوت دیا۔ ہم وزارت برائے فروغ انسانی وسائل، حکومتِ ہند کے شعبے برائے ثانوی اور اعلیٰ ثانوی تعلیم کی جانب سے پروفیسر مرنال مری اور پروفیسر جی۔ پی۔ دیش پانڈے کی سربراہی میں تشکیل شدہ نگراں کمیٹی (مانیٹرنگ کمیٹی) کے اراکین کا بھی خصوصی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنا قیمتی وقت اور تعاون ہمیں دیا۔ باضابطہ اصلاح اور اپنی اشاعت کے معیار کو مسلسل بہتر بنانے کے مقصد کی پابند ایک تنظیم کے طور پر این سی ای آر ٹی تمام مشوروں اور آرا کا خیر مقدم کرتی ہے تاکہ کتاب کو غور و فکر کے بعد اور زیادہ کارآمد اور بامعنی بنایا جاسکے۔

نئی دہلی — ڈائریکٹر

مارچ 2009 — نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

© NCERT not to be republished

اس کتاب کے بارے میں

جدید ہندوستانی زبانوں میں اردو کو خاص مقام حاصل ہے۔ یہ زبان ملک کی مختلف ریاستوں میں پڑھائی جاتی ہے۔ سہ لسانی فارمولے کے تحت بھی اردو کی تعلیم پر توجہ دی جاتی ہے۔

کونسل کے ذریعے تیار کردہ 'قومی درسیات کا خاکہ-2005' کی سفارشات کے بموجب مادری زبان کی تعلیم کے لیے پہلی جماعت سے بارھویں جماعت تک اردو میں درسی اور معاون درسی کتب پہلے ہی مہیّا کی جا چکی ہیں۔ اب کونسل نے ثانوی زبان کی تعلیم کے لیے چھٹی جماعت سے دسویں جماعت تک اور تیسری زبان کی تعلیم کے لیے ساتویں جماعت سے دسویں جماعت تک اردو میں نئی درسی کتابیں تیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

'قومی درسیات کا خاکہ-2005' کے تحت پیش کی جانے والی یہ کتاب 'دور پاس' آٹھویں جماعت کے طالب علموں کو تیسری زبان کے طور پر اردو پڑھانے کے لیے تیار کی گئی ہے۔ اسکولوں میں تیسری زبان کی تعلیم کا آغاز ساتویں جماعت سے تجویز کیا گیا ہے، اس لیے مذکورہ بالا درسی کتاب اردو کی تعلیم کے اس سلسلے کی دوسری کتاب ہے۔ اس کتاب کا خاص مقصد طلبا کو اردو زبان کی بنیادی باتوں سے واقف کرانا ہے تاکہ وہ مطلوبہ معیار کے مطابق صحیح اردو پڑھنا، بولنا اور لکھنا سیکھ جائیں۔ ساتویں سے دسویں جماعت تک کی ان درسی کتابوں کے ذریعے یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ طلبا کی زبان کا معیار درجہ بہ درجہ بلند ہوتا جائے۔ اس سلسلے کی ابتدائی کتابوں میں زبان کی تعلیم پر زور دیا گیا ہے اور اسباق کی تیاری میں بہ تدریج ادب کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ ان کتابوں میں ایسے اسباق شامل ہیں جن کے مطالعے سے انسان دوستی، فرض شناسی، حب الوطنی، قومی یک جہتی اور خوش حال زندگی سے متعلق جذبات فروغ پاسکیں۔ اسباق کے ذریعے جدید سائنسی موضوعات، ماحولیات اور دیہی زندگی سے متعلق معلومات بھی بہم پہنچائی گئی ہے۔ امید ہے کہ اس سلسلے کی کتابوں کے مطالعے سے طلبا میں صحیح اردو سمجھنے، بولنے، پڑھنے اور لکھنے کی خاطر خواہ صلاحیت پیدا ہو سکے گی۔

© NCERT not to be republished

کمیٹی برائے درسی کتاب

چیئرمین، مشاورتی کمیٹی برائے زبان

نامور سنگھ، پروفیسر ایمریٹس، ہندوستانی زبانوں کا مرکز، جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی

خصوصی صلاح کار

شمیم حنفی، پروفیسر ایمریٹس، شعبۂ اردو، جامعہ ملّیہ اسلامیہ، نئی دہلی

چیف کوآرڈی نیٹر

رام جنم شرما، پروفیسر اور ہیڈ، ڈپارٹمنٹ آف لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

اراکین

آفتاب احمد آفاقی، لکچرار، شعبہ اردو، بنارس ہندو یونیورسٹی، وارانسی، اتر پردیش

اقبال مسعود، جوائنٹ سکریٹری، ایم پی اردو اکیڈمی، بھوپال، مدھیہ پردیش

انور پاشا، ایسوسی ایٹ پروفیسر، ہندوستانی زبانوں کا مرکز، جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی

سلیم شہزاد، ریٹائرڈ پی جی ٹی، اردو، مالیگاؤں، مہاراشٹر

سید حنیف احمد نقوی، ریٹائرڈ پروفیسر، شعبۂ اردو، بنارس ہندو یونیورسٹی، وارانسی، اتر پردیش

سید مسعود الحسن، پی جی ٹی، اردو، ڈی ایم ایس، آر آئی ای، بھوپال، مدھیہ پردیش

شاہد پرویز، ریجنل ڈائرکٹر، دہلی ریجنل سنٹر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، نئی دہلی

شاہدہ پروین، پی جی ٹی، اردو، جامعہ سینئر سیکنڈری اسکول، جامعہ نگر، نئی دہلی

شمیم احمد، لکچرار، شعبہ اردو اور فارسی، سنٹ اسٹیفنس کالج، دہلی یونیورسٹی، دہلی

شیخ سلیمان کرول، پرنسپل، جدید اردو ہائی اسکول چمبل، گوا

طارق سعید، صدر، شعبہ اردو، ساکیت پی جی کالج، اودھ یونیورسٹی، فیض آباد، اتر پردیش

ظفر احمد صدیقی، پروفیسر، شعبہ اردو، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، اتر پردیش

© NCERT not to be republished

عبدالسلیم، ریڈر، شعبہ اردو، بنارس ہندو یونیورسٹی، وارانسی، اتر پردیش

عبدالوحید خاں، ریٹائرڈ پروفیسر، مہا کوشل کالج، جبل پور، مدھیہ پردیش

عتیق اللہ، ریٹائرڈ پروفیسر، شعبہ اردو، دہلی یونیورسٹی، دہلی

عقیل احمد، سکریٹری، غالب اکیڈمی، حضرت نظام الدین، نئی دہلی

غضنفر علی، ڈائریکٹر، اکیڈمی فار پروفیشنل ڈیولپمنٹ آف اردو میڈیم ٹیچرس، جامعہ ملّیہ اسلامیہ، نئی دہلی

فاروق بخشی، صدر، شعبہ اردو، گورنمنٹ پی جی کالج، کوٹا، راجستھان

ماہ طلعت علوی، ٹی جی ٹی، اردو، جامعہ مڈل اسکول، جامعہ نگر، نئی دہلی

محمد احسن، ریجنل ڈائریکٹر، بھوپال ریجنل سینٹر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، بھوپال، مدھیہ پردیش

محمد عارف جنید خاں، لکچرار، ڈی آئی ای ٹی، نزد پی جی بی ٹی کالج، بھوپال، مدھیہ پردیش

محمد علی کوثر، ٹی جی ٹی، اردو، جواہر نوودے ودیالیہ، بلاس پور، ایچ پی

محمد نفیس حسن، ٹی جی ٹی، اردو، گورنمنٹ بوائز مڈل اسکول (اردو میڈیم) اجمیری گیٹ، دہلی

محمد نورالحق، صدر، شعبہ اردو، بریلی کالج، بریلی، اتر پردیش

نصیر احمد خاں، ریٹائرڈ پروفیسر، ہندوستانی زبانوں کا مرکز، جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی

ممبر کوآرڈی نیٹر

دیوان حنّان خاں، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اِن لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

© NCERT not to be republished

اظہارِ تشکّر

اس کتاب میں راجہ مہدی علی خاں کی نظم ’ستارے‘ تلوک چند محروم کی نظم ’بادل اور تارے‘ میرا جی، یوسف ظفر کی نظم ’جنگل‘ اور شان الحق حقّی کی نظم ’بھائی بھلکّڑ‘ شامل ہے۔ کونسل ان سبھی شاعروں اور ادیبوں کے وارثین کی شکر گزار ہے۔

اس کتاب کی تیاری میں ڈی ٹی پی آپریٹر ساجد خلیل فلاحی اور کمپیوٹر اسٹیشن انچارج پرش رام کوشک نے پوری دل چسپی کے ساتھ حصّہ لیا ہے۔ کونسل ان سبھی کی شکر گزار ہے۔

اس کے علاوہ، پبلی کیشن ڈپارٹمنٹ کے کاپی ایڈیٹر محمد توحید ناصر اور سینئر ڈی ٹی پی آپریٹر محمد عالم خان نے بھی اس کتاب کو حتمی شکل دینے میں تندہی سے کام کیا ہے لہذا کونسل ان کی بھی شکر گزار ہے۔

© NCERT not to be republished

ترتیب

	پیش لفظ			*v*
	اس کتاب کے بارے میں			*vii*
1۔	ساری دُنیا کے مالِک	نظم	مولانا الطاف حسین حالؔی	01-04
2۔	تین مچھلیاں			05-08
3۔	سب کو خوش رکھنا آسان نہیں			09-12
4۔	بَرسات	نظم	اسمٰعیلؔ میرٹھی	13-16
5۔	چالاک گلہری			17-21
6۔	اولمپک کھیل			22-28
7۔	ایک گائے اور بَکری	نظم	محمد اقبالؔ	29-33
8۔	شیخ سعدؔی کا خواب			34-38
9۔	رونے والے ہنسنے لگے			39-43
10۔	جنگل	نظم	میرؔاجی، یوسف ظفرؔ	44-47
11۔	ایک خط			48-52
12۔	گینڈا			53-56
13۔	بادل اور تارے	نظم	تلوک چند محرومؔ	57-59
14۔	راجا کا انصاف			60-63

© NCERT not to be republished

15۔ ہماری رنگا رنگ تہذیب			64-68
16۔ بھائی بُھلکّڑ	نظم	شان الحق حقّی	69-72
17۔ محنت کی عظمت			73-76
18۔ مَولانا ابُوالکلام آزاد			77-80
19۔ سِتارے	نظم	راجہ مہدی علی خاں	81-84
20۔ اروناچل پردیش کی سَیر			85-91

© NCERT not to be republished

1

ساری دُنیا کے مالِک

اَے ساری دُنیا کے مالک
راجا اور پَرجا کے مالک
سب سے انوکھے، سب سے نِرالے
آنکھ سے اوجھل، دِل کے اُجالے
ناؤ جگت کی کھینے والے
دُکھ میں سَہارا دینے والے
جوت ہے تیری جَل اور تَھل میں
باس ہے تیری پھُول اور پھَل میں

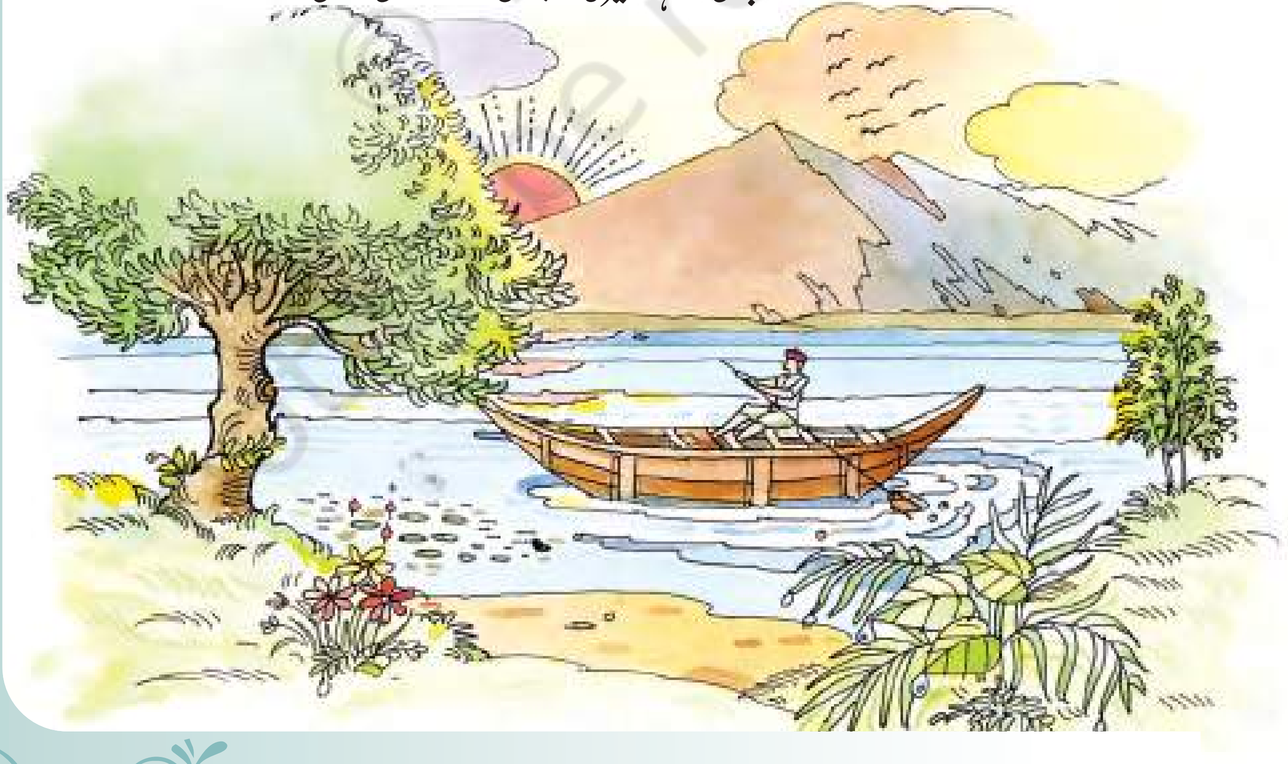

© NCERT not to be republished

ہر دل میں ہے تیرا بَسیرا
تُو پاس اور گھر دُور ہے تیرا
تُو ہے اَکیلوں کا رکھوالا
تُو ہے اندھیرے گھر کا اُجالا
بے آسوں کی آس تُو ہی ہے
جاگتے سوتے پاس تُو ہی ہے
سوچ میں دِل بہلانے والے
بِپتا میں کام آنے والے
ہِلتے ہیں پتّے تیرے ہِلائے
کِھلتی ہیں کلیاں تیرے کِھلائے
تُو ہی ڈبوئے، تُو ہی ترائے
تُو ہی بیڑا پار لگائے

(الطاف حسین حالؔی)

© NCERT not to be republished

مشق

I پڑھیے اور سمجھیے:

پَرجا	:	عام لوگ، جنتا
جگت	:	دنیا، سنسار
ناؤ کھینا	:	ناؤ چلانا
جوت	:	روشنی
جَل	:	پانی
تھَل	:	زمین، خشکی
باس	:	خوش بُو، مہک
بسیرا	:	رہنے کی جگہ، گھر
آس	:	اُمّید
سوچ	:	اُلجھن
بِپتا	:	مصیبت
ترانا	:	ڈوبنے سے بچانا
بیڑا پار لگانا (محاورہ)	:	کنارے تک پہنچانا

II سوچیے اور بتائیے:

1۔ ساری دنیا کا مالک کسے کہا گیا ہے؟

2۔ پہلے، تیسرے اور چوتھے شعر میں دنیا کے مالک کی کون کون سی خوبیاں بیان کی گئی ہیں؟

3۔ 'تو پاس اور گھر دُور رہے تیرا' سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

© NCERT not to be republished

4۔ بیڑا پار لگانے کا مطلب کیا ہے؟

5۔ ’تو ہے اندھیرے گھر کا اجالا‘ یہاں ’تو‘ سے کس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے؟

III نیچے دیے ہوئے لفظوں سے جملے بنائیے:

مالک   ناؤ   بَسیرا   رکھوالا

IV نظم کے مطابق صحیح جوڑ ملا کر لکھیے:

سب سے انوکھے، سب سے نِرالے	جاگتے سوتے پاس تو ہی ہے
جوت ہے تیری جَل اور تھَل میں	کِھلتی ہیں کلیاں تیرے کِھلائے
بے آسوں کی آس تو ہی ہے	باس ہے تیری پھول اور پھل میں
ہِلتے ہیں پتّے تیرے ہِلائے	آنکھ سے اوجھل، دِل کے اُجالے

V ”راجا اور پَرجا کے مالک“ اس مصرعے میں دو لفظ آئے ہیں ’راجا‘ اور ’پرجا‘ یہ دونوں لفظ ایک دوسرے کے متضاد (اُلٹے) ہیں۔

- نظم کے اُن مصرعوں کو لکھیے جن میں متضاد الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

VI عملی کام:

- اس نظم کو زبانی یاد کیجیے۔

© NCERT not to be republished

تین مچھلیاں

ایک تالاب میں تین مچھلیاں رہتی تھیں۔ تینوں کی سوچ الگ الگ تھی۔ پہلی کے سامنے اگر کوئی الجھن ہوتی تو وہ فوراً ہی اسے سلجھانے کی کوشش کرتی، کسی کی راہ نہیں دیکھتی تھی۔

دوسری مچھلی بھی ہوشیار تھی لیکن وہ سوچتی تھی، وقت پر جیسا ہوگا ویسا ہی کرلیا جائے گا، ابھی سے پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ تیسری مچھلی یہ مانتی تھی کہ جو ہونا ہے وہ ہوکر رہے گا۔

ایک دن انھوں نے کچھ مچھیروں کو دیکھا، وہ باتیں کررہے تھے:

''اس تالاب میں بہت اچھّی مچھلیاں ہیں، اِنھیں پکڑنا چاہیے۔''

مچھیروں کی بات سن کر پہلی مچھلی پانی کے بہتے دھارے کے ساتھ دوسرے تالاب میں چلی گئی۔

دوسری مچھلی نے بھی مچھیروں کی باتیں سنیں اور سوچا، پہلے اُنھیں آنے تو دو تب جیسا ٹھیک سمجھوں گی، کرلوں گی۔'

تیسری مچھلی نے بھی یہ بات سُنی لیکن اُس نے کوئی پریشانی ظاہر نہیں کی، 'جو ہونا ہے وہ تو ہوگا ہی، اسے کون روک سکتا ہے۔'

جیسا کہ ڈر تھا، مچھیرے دوسرے ہی دن جال لے کر آپہنچے۔ پہلی مچھلی تو دوسرے تالاب میں چلی گئی تھی۔ دوسری مچھلی جال کو دیکھتے ہی ایسے لیٹ گئی جیسے مرگئی ہو۔ مچھیروں نے اُسے دیکھ کر سچ مچ ہی مَرا ہوا سمجھ لیا اور اٹھا کر ایک طرف پھینک دیا۔ بس اسے موقع مل گیا۔ وہ بھی چُپکے سے بہتے پانی میں کود گئی اور دوسرے تالاب میں پہنچ گئی۔

تیسری مچھلی نے کچھ سوچا نہ کچھ کِیا اور وہ جال میں پھنس گئی۔

© NCERT not to be republished

مشق

I پڑھیے اور سمجھیے:

مچھیرا	:	مچھلی پکڑنے والا
فوراً	:	جلدی سے
راہ دیکھنا (محاورہ)	:	انتظار کرنا

II سوچیے اور بتائیے:

1۔ پہلی مچھلی اُلجھن کے وقت کیا کرتی تھی؟

2۔ دوسری مچھلی نے اپنی جان کس طرح بچائی؟

3۔ تیسری مچھلی جال میں کیوں پھنسی؟

4۔ آپ کو کس مچھلی کی سوچ اچھی لگی؟

III خالی جگہیں بھریے:

1۔ ایک..................میں تین مچھلیاں رہتی تھیں۔

2۔ دوسری مچھلی بھی.........................تھی۔

3۔ اس تالاب میں بہت اچھی مچھلیاں ہیں انھیں ....چاہیے۔

4۔ اس نے کوئی.....................ظاہر نہیں کی۔

5۔ تیسری مچھلی نے کچھ سوچا نہ کچھ کیا اور وہ................میں پھنس گئی۔

IV نیچے دیے ہوئے لفظوں سے جملے بنائیے:

اُلجھن　　مچھلی　　جال　　ہوشیار　　موقع

© NCERT not to be republished

V ملا کر لکھیے:

- م + چھ + ل + ی + ا + ں
- ہ + و + ش + ی + ا + ر

. . . .

- م + و + ق + ع
- د + ے + کھ + ا

. . . .

- پ + ہ + ن + چ + ے
- پ + ر + ے + ش + ا + ن

. . . .

VI بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے:

فوراً	کوشش	وقت	پریشان	پھنس
....	....	....	....	....
....	....	....	....	....
....	....	....	....	....
....	....	....	....	....
....	....	....	....	....

VII عملی کام:

- اس کہانی سے آپ نے کیا سیکھا؟ چند جملوں میں لکھیے۔

© NCERT not to be republished

3

سب کو خوش رکھنا آسان نہیں

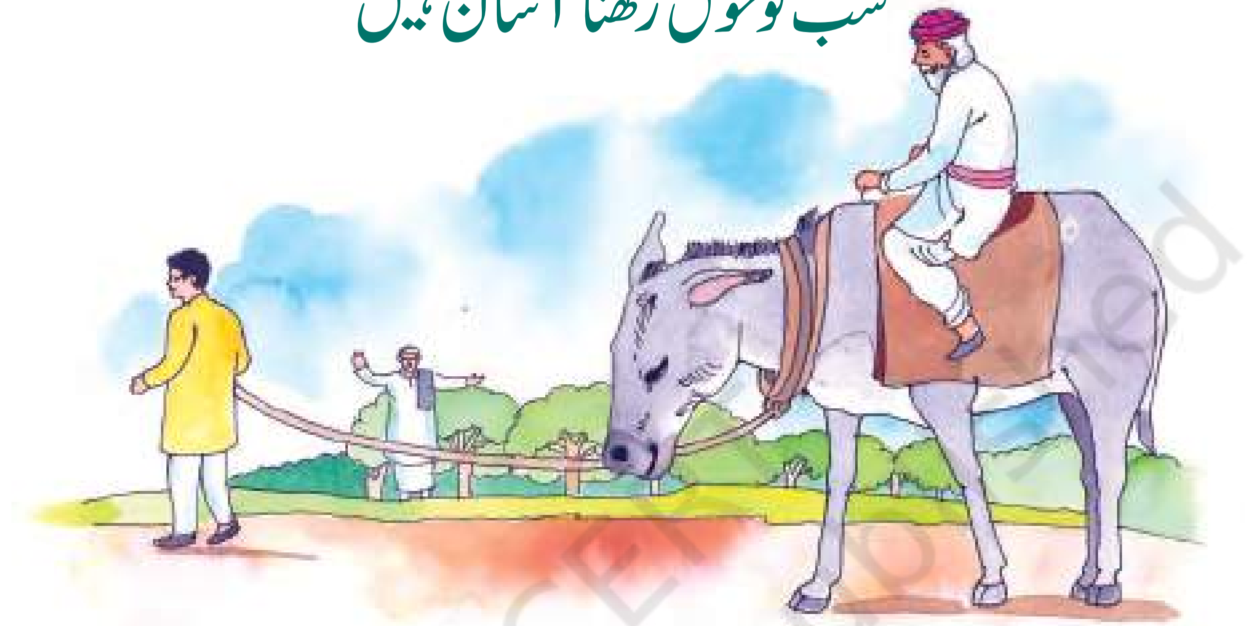

ایک بوڑھا آدمی اور اس کا بیٹا کہیں جا رہے تھے۔ بوڑھا گدھے پر سوار تھا اور لڑکا گدھے کی رسّی پکڑے آگے آگے چل رہا تھا۔ راستے میں ایک آدمی انھیں دیکھ کر کہنے لگا، ”ذرا اس بوڑھے کو دیکھنا، خود تو گدھے پر سوار ہے اور بچّے کو پیدل چلا رہا ہے۔“

بوڑھا یہ سُن کر گدھے سے اُتر گیا اور بیٹے سے بولا، ”یہ آدمی ٹھیک کہتا ہے۔ لو، اب تم سوار ہو جاؤ، میں پیدل چلتا ہوں۔“

بیٹے کو باپ کا حکم ماننا پڑا۔ وہ گدھے پر سوار ہو گیا اور باپ پیدل چلنے لگا۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ ایک اور آدمی مِلا۔ وہ اُنھیں دیکھ کر کہنے لگا، ”ذرا اس نالائق لڑکے کو دیکھنا، خود تو گدھے پر سوار ہے اور بوڑھے آدمی کو پیدل گھسیٹ رہا ہے۔“

© NCERT not to be republished

بوڑھے نے یہ سُن کر بیٹے کو بھی گدھے سے اُتار لیا اور دونوں پیدل چلنے لگے۔ تھوڑی دور چلے ہوں گے کہ تیسرا آدمی ملا۔ وہ اُنھیں دیکھ کر بولا، ''اِن بے وقوفوں کو تو دیکھو، سواری کے ہوتے ہوئے بھی پیدل چل رہے ہیں۔'' یہ سُن کر دونوں باپ بیٹے گدھے پر سوار ہو گئے۔ آگے چل کر اُنھیں ایک بوڑھی عورت ملی۔ وہ اِن دونوں کو گدھے پر سوار دیکھ کر کہنے لگی، ''کتنے ظالم لوگ ہیں! اِنھیں بے زبان جانور پر ذرا ترس نہیں آتا۔ بے چارے کو بوجھ سے مارے ڈالتے ہیں۔''

بوڑھا یہ سن کر بیٹے سے کہنے لگا'' لاؤ، اس بوڑھی عورت کا بھی دل خوش کردیں۔'' یہ کہہ کر بوڑھے نے ایک درخت کی موٹی سی شاخ توڑی۔ پھر دونوں نے اُس شاخ سے گدھے کی ٹانگیں باندھیں اور گدھے کو کندھوں پر اُٹھا کر لے چلے۔

راستے میں ایک دریا پڑتا تھا جس پر پُل بنا ہوا تھا۔ جب وہ پُل پر پہنچے تو گدھے نے گھبرا کر دولتّیاں جھاڑیں۔ دولتّیاں چلانے سے گدھے کے پیروں میں بندھی ہوئی رسّی ٹوٹ گئی اور وہ دریا میں جا پڑا۔ بوڑھا بولا'' افسوس! ہم نے سب کو خوش کرنے کی کوشش کی لیکن کوئی بھی خوش نہ ہوا اور گدھا بھی ہاتھ سے گیا۔''

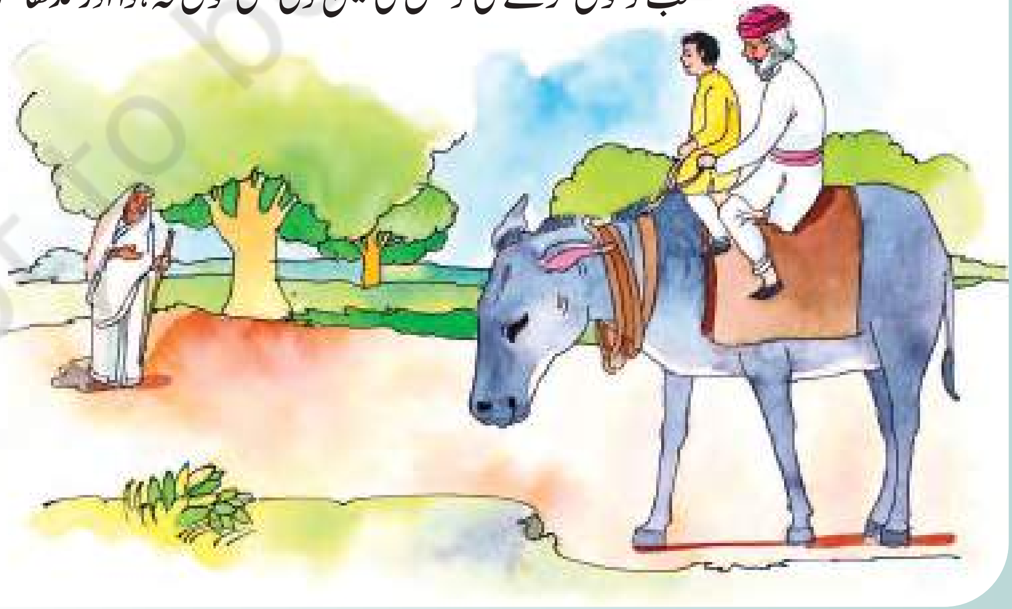

© NCERT not to be republished

مشق

I پڑھیے اور سمجھیے:

ظالم	:	ظلم کرنے والا
نالائق	:	جو لائق نہ ہو
بے زبان	:	جو اپنی بات نہ کہہ سکے
ترس آنا	:	رحم آنا
شاخ	:	ڈال
دولتّی جھاڑنا	:	گدھے یا گھوڑے کا لاتیں چلانا

II سوچیے اور بتائیے:

1۔ پہلے آدمی نے باپ بیٹے کو دیکھ کر کیا کہا؟

2۔ دوسرے آدمی نے بیٹے کو نالائق کیوں کہا؟

3۔ تیسرے آدمی نے باپ بیٹے کے بارے میں کیا کہا؟

4۔ ''اِنھیں بے زبان جانور پر ذرا ترس نہیں آتا۔'' یہ بات کس نے کہی؟

5۔ سب کو خوش کرنے کی کوشش کا انجام کیا ہوا؟

III سبق کی مدد سے جملے مکمّل کیجیے:

1۔ راستے میں ایک ....انھیں دیکھ کر کہنے لگا۔

2۔ ابھی وہ تھوڑی ہی ....گئے ہوں گے کہ ایک اور آدمی ....۔

3۔ ان ....کو تو دیکھو، ....کے ہوتے ہوئے بھی ....چل رہے ہیں۔

© NCERT not to be republished

4۔ ''لاؤ، اس بوڑھی عورت کا بھی دل .... کر دیں۔

5۔ جب وہ پُل پر پہنچے تو گدھے نے گھبرا کر .... جھاڑیں۔

IV نیچے دیے ہوئے لفظوں سے جملے بنائیے:

پیدل درخت جانور حکم دریا

V اس سبق میں ''نالائق'' اور ''بے زبان'' دو لفظ آئے ہیں جو نا+لائق اور بے + زبان سے بنے ہیں۔

- اسی طرح آپ بھی 'نا' اور 'بے' لگا کر چار چار لفظ لکھیے:

VI بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے:

حکم	نالائق	بے وقوف	عورت	درخت	زبان	افسوس	ظالم
---------------	---------------	---------------	---------------	---------------	---------------	---------------	---------------
---------------	---------------	---------------	---------------	---------------	---------------	---------------	---------------
---------------	---------------	---------------	---------------	---------------	---------------	---------------	---------------
---------------	---------------	---------------	---------------	---------------	---------------	---------------	---------------
---------------	---------------	---------------	---------------	---------------	---------------	---------------	---------------

VII ان جملوں کو غور سے پڑھیے:

1۔ ایک بوڑھا آدمی اور اس کا بیٹا کہیں جا رہے تھے۔

2۔ لڑکا گدھے کی رسّی پکڑے آگے آگے چل رہا تھا۔

3۔ لڑکا بوڑھے باپ کو سڑک پر پیدل گھسیٹ رہا ہے۔

ان جملوں میں آدمی، بیٹا، لڑکا، گدھا، رسی اور سڑک مختلف نام ہیں۔ وہ لفظ جس سے کسی شخص، کسی جگہ یا کسی چیز کا نام ظاہر ہو، اسے اسم کہتے ہیں۔

- اسی طرح آپ بھی اس سبق سے کچھ اور اسم تلاش کر کے لکھیے۔

© NCERT not to be republished

4

بَرسات

وہ دیکھو اُٹھی کالی کالی گھٹا
ہے چاروں طرف چھانے والی گھٹا
گھٹا کے جو آنے کی آہَٹ ہوئی
ہَوا میں بھی اک سَنسَناہٹ ہوئی
گھٹا آن کر مینہ جو برسا گئی
تو بے جان مِٹّی میں جان آگئی
زمیں سبزے سے لہلہانے لگی
کِسانوں کی محنت ٹھکانے لگی
جَڑی بوٗٹیاں، پیڑ آئے نکل
عجب بیل پتّے، عجب پھوٗل پھَل
ہر اک پیڑ کا اک نیا ڈھنگ ہے
ہر اک پھوٗل کا اک نیا رنگ ہے

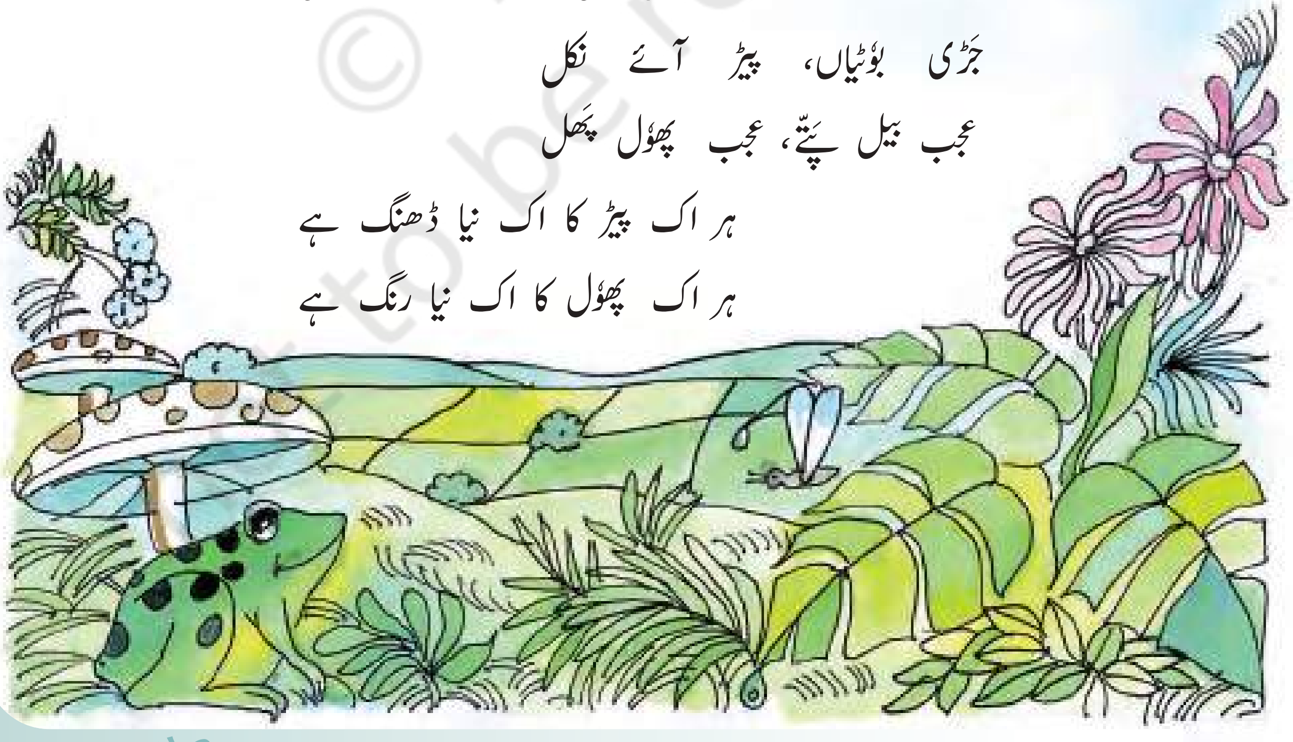

© NCERT not to be republished

ہزاروں پُھدکنے لگے جانور
نِکل آئے گویا کہ مِٹّی کے پر

جہاں کل تھا میدان چٹیّل پڑا
وہاں آج ہے گھاس کا بَن کھڑا

یہ دو دِن میں کیا ماجَرا ہوگیا
کہ جنگل کا جنگل ہَرا ہوگیا

(اسمٰعیل میرٹھی)

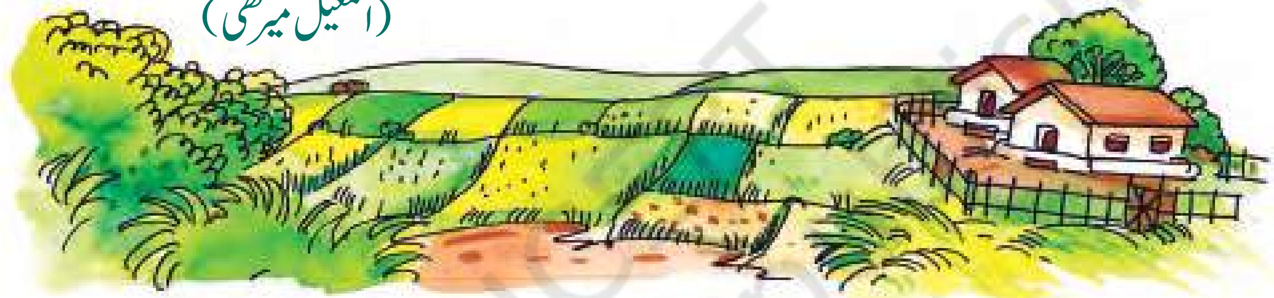

© NCERT not to be republished

مشق

I پڑھیے اور سمجھیے:

سَنسَناہٹ : وہ آواز جو ہَوا کے چلنے سے پیدا ہوتی ہے
آن کر : آکر
مینہ : بارش
سبزہ : ہریالی
لہلہانا : سبزے یا درختوں کی ڈالیوں کا ہَوا سے ہلنا، لہرانا
محنت ٹھکانے لگنا (محاورہ) : کامیاب ہو جانا

عجب	:	انوکھا
گویا	:	جیسے
پَر نکل آنا (محاورہ)	:	اُڑنے کے قابل ہو جانا
چٹیل میدان	:	وہ میدان جہاں کوئی درخت یا ہریالی نہ ہو
بن	:	جنگل
ماجرا	:	قصّہ، واقعہ، حال

II سوچیے اور بتائیے:

1۔ گھٹا کے آنے کا پتا کیسے چلتا ہے؟

2۔ بے جان مِٹّی میں جان کِس وجہ سے آئی؟

3۔ بَرسات سے کسان کو کیا فائدہ ہوا؟

4۔ ''ہر اک پیڑ کا اک نیا ڈھنگ ہے'' سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

5۔ برسات کی وجہ سے جنگل کیسا ہو گیا؟

III نظم کے مطابق شعر مکمل کیجیے:

(الف) زمیں سبزے سے لہلہانے لگی

....

(ب) ہر اک پیڑ کا اک نیا ڈھنگ ہے

....

(ج) ہزاروں پھُدکنے لگے جانور

....

(د) جہاں کل تھا میدان چٹیل پڑا

....

(د) یہ دو دِن میں کیا ماجرا ہو گیا

....

© NCERT not to be republished

IV **غور سے پڑھیے:**

ان لفظوں میں 'کِسان' واحد ہے یعنی ایک کے لیے اور 'کِسانوں' جمع ہے یعنی ایک سے زیادہ کے لیے۔ اسی طرح نیچے دیے ہوئے واحد کی جمع بنائیے:

پیڑ　　پھول　　جانور　　میدان　　جنگل　　ہزار

V **مثال کے مطابق نیچے لکھے ہوئے لفظوں کے صحیح جوڑ بنائیے:**

مثال: جڑی بوٹی

پیڑ　　پھول　　بیل　　ڈھنگ

پھل　　بوٹے　　پودے　　رنگ

VI **نیچے چار پھلوں کے نام بے ترتیب حروف میں دیے گئے ہیں انھیں تلاش کر کے لکھیے:**

ا ا
ر و گ ن
ے م ب و د
ن س ا ا
ر ر

1۔ ....

2۔ ....

3۔ ....

4۔ ....

VII **بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے:**

سَنسَناہٹ　　لہلہانے　　عجب　　چٹیل　　جنگل　　ہزاروں　　سبزہ　　زمین

VIII **عملی کام:**

- نظم 'برسات' سے متعلق چند جملے لکھیے۔

© NCERT not to be republished

5

چالاک گلہری

ایک کوّے نے کسی سے سُنا کہ اخروٹ بڑا مزے دار پھل ہوتا ہے اور اِس کا گوُدا بہت لذیذ ہوتا ہے۔ اُس کا جی للچایا۔ ایک مدّت تک وہ اخروٹ کی تلاش میں رہا۔

ایک دن وہ بجلی کے کھمبے پر بیٹھا تھا۔ سامنے خُشک میووں کی دُکان تھی۔ دُکان پر گاہکوں کی بھیڑ لگی ہوئی تھی۔ کوئی بادام لے رہا تھا، کوئی کاجو، کسی نے اَنجیر خریدی، کسی نے پِستہ۔ ایک گاہک نے اخروٹ مانگے۔ اخروٹ کا نام سن کر کوّے کے کان کھڑے ہوگئے۔ دُکان دار نے اخروٹ تول کر گاہک کو دیے۔ کوّے نے دل میں کہا ''اچّھا تو یہ ہے اخروٹ!'' موقع پاتے ہی وہ اخروٹ کے برتن پر تیزی سے جھپٹا اور ایک اخروٹ پنجے میں داب کر لے اڑا۔

دکان دار ہاں ہاں کرتا اس کی طرف دوڑا لیکن کوّا یہ جا وہ جا۔

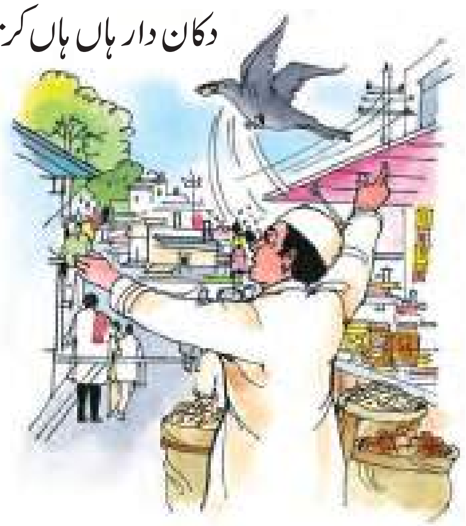

اخروٹ پا کر کوّا بہت خوش تھا کہ آج ایک لذیذ پھل کھانے کو ملے گا۔ وہ ایک پیڑ پر جا بیٹھا اور اپنی لمبی سی چونچ سے اخروٹ توڑنے لگا۔ کرر، کرر کی آواز ہوئی لیکن اخروٹ جوں کا توں رہا۔ اس نے بہت کوشش کی لیکن اخروٹ کو نہ ٹوٹنا تھا نہ ٹوٹا۔ بے چارہ کوّا تھک کر مایوس ہوگیا۔ بہت دیر تک سر جھکائے سوچتا رہا کہ اخروٹ کس طرح توڑا جائے؟

not to be republished © NCERT

اچانک اسے خیال آیا کہ کیوں نہ میں اسے پانی میں بِھگوکر نرم کرلوں، پھر یہ آسانی سے ٹوٹ جائے گا۔ یہ سوچتے ہی وہ اُڑا اور ندی کے کنارے جا پہنچا۔ جلدی سے اخروٹ کو پانی میں ڈالا اور تھوڑی دیر بعد پانی سے نکال کر اسے چونچ سے خوب دبایا۔ پھر زور زور سے ٹھونگیں ماریں۔ پھر بھی اخروٹ نہ ٹوٹا۔ وہ مایوس ہوکر بیٹھ گیا۔

قریب ہی ایک گلہری بیٹھی یہ تماشا دیکھ رہی تھی۔ اخروٹ کو دیکھ کر اس کے منہ میں پانی بھر آیا۔ وہ کوّے سے اخروٹ حاصل کرنے کی تدبیر سوچنے لگی۔ آخر اسے ایک ترکیب سوجھی۔ وہ خوشی سے اچھل پڑی۔ دَوڑی دَوڑی کوّے کے پاس پہنچی۔ اسے ادب سے سلام کیا اور بولی ''بھیّا! کیا بات ہے، بہت پریشان نظر آرہے ہو؟'' کوّا بولا، ''کیا بتاؤں بہن! بڑی مشکل سے یہ اخروٹ ملا ہے لیکن یہ تو کسی صورت ٹوٹتا ہی نہیں۔''

گلہری بولی، ''بس اتنی سی بات کے لیے پریشان ہو! میں تمھیں اخروٹ توڑنے کی آسان ترکیب بتاتی ہوں۔'' کوّے نے بے چینی سے کہا، ''بہن! جلدی بتاؤ، تمھارا بڑا احسان ہوگا۔'' گلہری بولی، ''بھیّا! اخروٹ کو پنجوں میں دبا کر خوٗب اوٗنچا اُڑو اور اوٗپر جا کر اخروٹ کو ہوا میں چھوڑ دو۔ اخروٹ نیچے کسی پتھر پر گرے گا اور ٹوٹ جائے گا۔ پھر تم اس کا گوٗدا کھا لینا۔''

کوّا یہ ترکیب سن کر خوشی سے اچھل پڑا۔ وہ اخروٹ لے کر اُڑا، خوٗب بلندی پر پہنچا اور اخروٹ کو چھوڑ دیا۔ اخروٹ تیزی سے نیچے آیا۔ پتھر پر چَٹ سے گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ اس کا سفید گودا باہر نکل آیا۔

کوّے نے اوپر سے دیکھا کہ اخروٹ ٹوٹ گیا ہے، وہ تیزی سے نیچے اترنے لگا۔ اُدھر گلہری تاک میں تھی وہ لپک کر اخروٹ تک پہنچی اور سارا گودا لے بھاگی۔ کوّا جب نیچے آیا تو وہاں صرف چھلکے پڑے تھے۔ نہ گودا تھا نہ گلہری۔

© NCERT not to be republished

مشق

I پڑھیے اور سمجھیے:

لذیذ	:	مزے دار
خُشک	:	سوکھا
کان کھڑے ہونا (محاورہ)	:	چوکنّا ہوجانا، ہوشیار ہوجانا
مایوس	:	نا اُمّید
ٹھونگیں مارنا	:	چونچیں مارنا
منہ میں پانی بھر آنا (محاورہ)	:	جی للچانا
تدبیر	:	ترکیب
بلندی	:	اُونچائی
سبب	:	وجہ
تاک میں ہونا (محاورہ)	:	موقع کی تلاش میں ہونا

II سوچیے اور بتائیے:

1۔ کوّے کو اخروٹ کہاں سے ملا؟

2۔ کوّا مایوس کیوں ہو گیا تھا؟

3۔ اخروٹ توڑنے کے لیے کوّے نے کیا ترکیب سوچی؟

4۔ گلہری نے اخروٹ توڑنے کی کیا ترکیب بتائی؟

5۔ آخر میں اخروٹ کس کے ہاتھ لگا؟

6۔ اس کہانی میں کِن کِن میووں کے نام آئے ہیں؟

© NCERT not to be republished

III اس سبق میں آپ نے بہت سے محاورے پڑھے ہیں۔ محاورہ ایسے الفاظ ہوتے ہیں جو اپنے اصل معنی کے بجائے دوسرے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔

☜ نیچے دیے ہوئے محاوروں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

جوں کا توں رہنا　　منہ میں پانی بھر آنا　　کان کھڑے ہونا

خوشی سے اچھل پڑنا　　تاک میں ہونا

IV نیچے لکھے ہوئے جملے پڑھیے:

1۔ آج ایک لذیذ پھل کھانے کو ملے گا۔

2۔ وہ اپنی لمبی چونچ سے اخروٹ توڑنے لگا۔

ان جملوں میں 'لذیذ' اور 'لمبی' سے 'پھل' اور 'چونچ' کی خصوصیت ظاہر ہوتی ہے۔ جو لفظ کسی چیز کی خصوصیت بتائے اُسے ''صفت'' کہتے ہیں۔

☜ سبق سے ایسے چار جملے تلاش کر کے لکھیے جن میں صفت ہو۔

V نیچے دیے ہوئے لفظوں کے مُتضاد لکھیے:

مزے دار　　نرم　　آسان　　اُونچا　　بے وقوف

VI بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے:

اخروٹ　　لذیذ　　خشک　　تماشے　　خوب　　خیال　　سفید　　موقع

© NCERT not to be republished

6

اولمپک کھیل

کامران کو پڑھنے لکھنے کے ساتھ ساتھ کھیلوں سے بھی دل چسپی تھی۔ وہ اپنے کالج کی ہاکی ٹیم کا کیپٹن تھا اور کئی تمغے حاصل کر چکا تھا۔ اس کے چھوٹے بھائی عمران کو کھیلوں سے کوئی دل چسپی نہیں تھی۔ وہ اسکول سے آکر اپنا زیادہ تر وقت ٹی۔وی پر کارٹون سیریل دیکھنے میں گزارتا اور اکثر امّی سے ڈانٹ سنتا۔ کامران کی دلی خواہش تھی کہ عمران بھی کھیلوں میں دل چسپی لے اور ایک اچھا کھلاڑی بن کر نام کمائے۔

ایک دن عمران اسکول سے آکر سیدھا اپنے بڑے بھائی کے کمرے میں پہنچا اور اس سے اولمپک کھیلوں کے بارے میں پوچھنے لگا۔ کامران کو بڑی حیرت ہوئی۔ اس نے عمران سے کہا —

کامران : بھئی کہاں اولمپک کھیل اور کہاں تم، سب خیریت تو ہے؟

عمران : بھائی جان! کل ہمارے اسکول میں اولمپک کھیلوں پر ایک کوئز مقابلہ ہے۔ مجھے اس میں حصّہ لینا ہے۔ آپ تو جانتے ہیں، کھیل کود سے مجھے کوئی خاص دل چسپی نہیں اور اولمپک کھیلوں کے بارے میں تو مجھے کچھ بھی نہیں معلوم۔ اگر میں کوئز میں ہار گیا تو سب میرا مذاق اڑائیں گے کہ کیپٹن کا بھائی ہوکر بھی اس مقابلے میں ہار گیا۔ بھائی جان! مجھے اولمپک کے بارے میں کچھ بتائیے نا۔

کامران : تو یہ بات ہے! ٹھیک ہے، میں اولمپک کے بارے میں تمھیں ضرور بتاؤں گا مگر ایک شرط ہے۔

عمران : وہ کیا؟

کامران : تمھیں یہ وعدہ کرنا ہوگا کہ تم بھی کھیلوں میں دل چسپی لوگے۔

عمران : جی اچّھا۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔

کامران : تو سنو! اولمپک کھیل اُن کھیلوں کو کہتے ہیں جن میں پوری دنیا کے بہترین کھلاڑی حِصّہ لیتے ہیں۔ یہ کھیل ہر چار سال کے بعد کھیلے جاتے ہیں۔

عمران : لیکن اِنھیں اولمپک کا نام کیوں دیا گیا؟

کامران : اولمپک یونانی لفظ 'اولمپیا' سے بنا ہے۔ اولمپیا یونان میں ایلس (Elis) نام کے مقام پر واقع ایک میدان ہے۔ اس میدان میں ہر چوتھے سال مختلف کھیلوں کے مقابلے ہوا کرتے تھے۔ اسی کے نام پر ان کھیلوں کو اولمپک کا نام دیا گیا۔

عمران : بھائی جان! اولمپک کھیل کب سے شروع ہوئے؟

کامران : کہا جاتا ہے کہ یونان میں کھیلوں کا یہ سلسلہ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش سے 776 برس پہلے شروع ہوا۔ یہ سلسلہ 394 تک جاری رہا۔ اس کے بعد یہ مقابلے بند ہوگئے۔ 1896 میں اولمپک کھیلوں کا یہ سلسلہ دوبارہ شروع ہوا۔ اس مرتبہ بھی یہ کھیل یونان ہی میں کھیلے گئے۔ اب یہ کھیل باری باری سے دنیا کے دوسرے ملکوں میں بھی کھیلے جاتے ہیں۔ 2008 کے اولمپک کھیل چین کی راجدھانی بیجنگ میں ہوئے

© NCERT not to be republished

تھے۔ جن میں 205 ملکوں کے 10,500 کھلاڑیوں نے حِصّہ لیا تھا۔

عمران : اتنی بڑی تعداد میں کھلاڑی اولمپک کھیلوں میں حِصّہ لیتے ہیں! یہ تو بڑی اہم بات ہے۔ وہاں تو بڑی دھوم دھام رہتی ہوگی۔

کامران : ہاں! تم نے بالکل ٹھیک کہا۔ اولمپک کھیلوں کی اپنی الگ شان ہوتی ہے۔ اسٹیڈیم کا منظر دیکھنے کے لائق ہوتا ہے۔ اس موقع پر طرح طرح کے دل لبھانے والے کرتب اور تماشے بھی دکھائے جاتے ہیں۔

عمران : کیا اولمپک کا اپنا کوئی پرچم اور نشان بھی ہوتا ہے؟

کامران : ہاں! ان کھیلوں کا اپنا پرچم اور نشان ہے۔ پرچم کی زمین سفید ہوتی ہے، جو امن کی نشانی ہے۔ سفید زمین پر نیلے، پیلے، کالے، ہرے اور لال رنگوں کے پانچ دائرے بنے ہوتے ہیں۔ یہ دائرے ایک

دوسرے سے ملے ہوتے ہیں جو عالمی اِتّحاد کا نشان ہے۔

عمران : بھائی جان! کیا اولمپک کھیلوں میں ہمارے ملک کا بھی کوئی مقام ہے؟

کامران : کیوں نہیں؟ بالکل ہے۔ اولمپک کھیلوں کی تاریخ میں 1928 سے 1956 تک ہندوستان کی ہاکی ٹیم نے چھے بار سونے کا تمغا حاصل کیا۔ اسی طرح 1964 اور 1980 کے اولمپک مقابلوں میں بھی ہماری ہاکی ٹیم نے سونے کا تمغا حاصل کیا۔ اتنا ہی نہیں، اب تو شخصی مقابلوں میں بھی ہمارے ملک کے کھلاڑی کامیابی حاصل کررہے ہیں۔ 2004 کے اولمپک مقابلوں میں راجیہ وردھن سنگھ راٹھور کو نشانے بازی میں کانسے کا تمغا ملا۔ 2008 میں ایک نوجوان اَبھینو بِندرا نے نشانے بازی میں سونے کا تمغا جیت کر ملک کا نام روشن کیا۔ اسی سال سُشیل کمار نے کُشتی میں اور وِجیندر کمار نے مکّے بازی میں کانسے کے تمغے حاصل کیے۔

عمران : بھائی جان! آپ کا بہت بہت شکریہ! آپ نے تو مجھے اولمپک کھیلوں کے بارے میں اتنی ساری اہم باتیں بتا دیں کہ اب میرے دل میں بھی کھیلنے کا شوق پیدا ہو رہا ہے۔ رہی بات کل کے کوئز مقابلے کی، تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ یہ مقابلہ ضرور جیتوں گا۔

کامران : شاباش! یہ ہوئی نا کیپٹن کے بھائی والی بات!

© NCERT not to be republished

مشق

I پڑھیے اور سمجھیے:

تمغا	:	اعزازی نشان (میڈل)
اکثر	:	زیادہ تر
بہترین	:	سب سے اچھّا
وادی	:	گھاٹی
منظر	:	نظارہ
پرچم	:	جھنڈا
امن	:	شانتی
دائرہ	:	گول گھیرا
عالمی اِتّحاد	:	ساری دنیا کا آپسی میل جول
مقام	:	جگہ
شخصی مقابلے	:	وہ کھیل جن میں ٹیم کے بجائے ہر کھلاڑی اکیلا حصہ لیتا ہے جیسے تیر اندازی، تیراکی وغیرہ

II غور کرنے کی بات:

اس مضمون میں ایک جگہ خیریت کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ خیریت کے لفظی معنی ہیں، 'ٹھیک ہونا'۔ بات چیت کے دوران کبھی کبھی اس لفظ کو طنز کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ یہاں بھی خیریت کا لفظ حیرت اور طنز کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ کامران کو یقین نہیں تھا کہ اس کا چھوٹا بھائی عمران جیسے کھیلوں سے کوئی دل چسپی نہیں تھی، اچانک اولمپک کھیلوں کے بارے میں کوئی سوال کر بیٹھے گا۔

© NCERT not to be republished

III سوچیے اور بتائیے:

1۔ عمران کو اولمپک کھیلوں کی معلومات حاصل کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

2۔ اولمپک کھیل کب شروع ہوئے؟

3۔ اولمپک کھیلوں کو اولمپک کا نام کیوں دیا گیا؟

4۔ چین میں ہوئے اولمپک کھیلوں میں کتنے ملکوں اور کھلاڑیوں نے حصہ لیا تھا؟

5۔ ہندوستانی ہاکی ٹیم نے اولمپک مقابلوں میں کب اور کتنے سونے کے تمغے حاصل کیے؟

IV نیچے دیے ہوئے لفظوں سے جملے بنائیے:

پرچم　　وعدہ　　مذاق　　تمغا　　مقابلہ

V نیچے ہر سوال کے تین جواب دیے گئے ہیں۔ صحیح جواب چن کر لکھیے:

☜ عمران کا بھائی کس ٹیم کا کیپٹن تھا؟

(i) ہاکی

(ii) فٹ بال

(iii) کرکٹ

☜ اولمپک جھنڈے پر کتنے رنگ کے دائرے ہیں؟

(i) تین

(ii) پانچ

(iii) سات

☜ اولمپک کھیل دوبارہ کب شروع ہوئے؟

(i) 1896

© NCERT not to be republished

(ii) 394

(iii) 2008

☜ 2008 کے اولمپک میں ہندوستان کے لیے سونے کا تمغا کس کھلاڑی نے حاصل کیا؟

(i) وجیندر کمار

(ii) راجیہ وردھن سنگھ راٹھور

(iii) ابھینو بندرا

VI کھیل اور کھلاڑیوں کے صحیح جوڑ ملائیے:

سشیل کمار	مکّے بازی
وجیندر کمار	نِشانے بازی
راجیہ وردھن سنگھ راٹھور	کشتی

VII بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے:

منظر مقابلہ کوئز نشانے بازی شوق شاباش شرط

VIII عملی کام:

☜ اس سبق کی روشنی میں 'اولمپک کھیلوں' کے بارے میں چند جملے لکھیے۔

© NCERT not to be republished

7

ایک گائے اور بَکری

کسی نَدّی کے پاس اک بَکری
چَرتے چَرتے کہیں سے آنکلی
جب ٹھہر کر اِدھر اُدھر دیکھا
پاس اک گائے کو کھڑا پایا
پہلے جُھک کر اُسے سَلام کیا
پھر سلیقے سے یوں کلام کیا
کیوں بڑی بی! مِزاج کیسے ہیں؟
گائے بولی کہ خیر اچھّے ہیں
کٹ رہی ہے بُری بھلی اپنی
ہے مصیبت میں زندگی اپنی
آدمی سے کوئی بھَلا نہ کرے
اِس سے پالا پڑے، خُدا نہ کرے

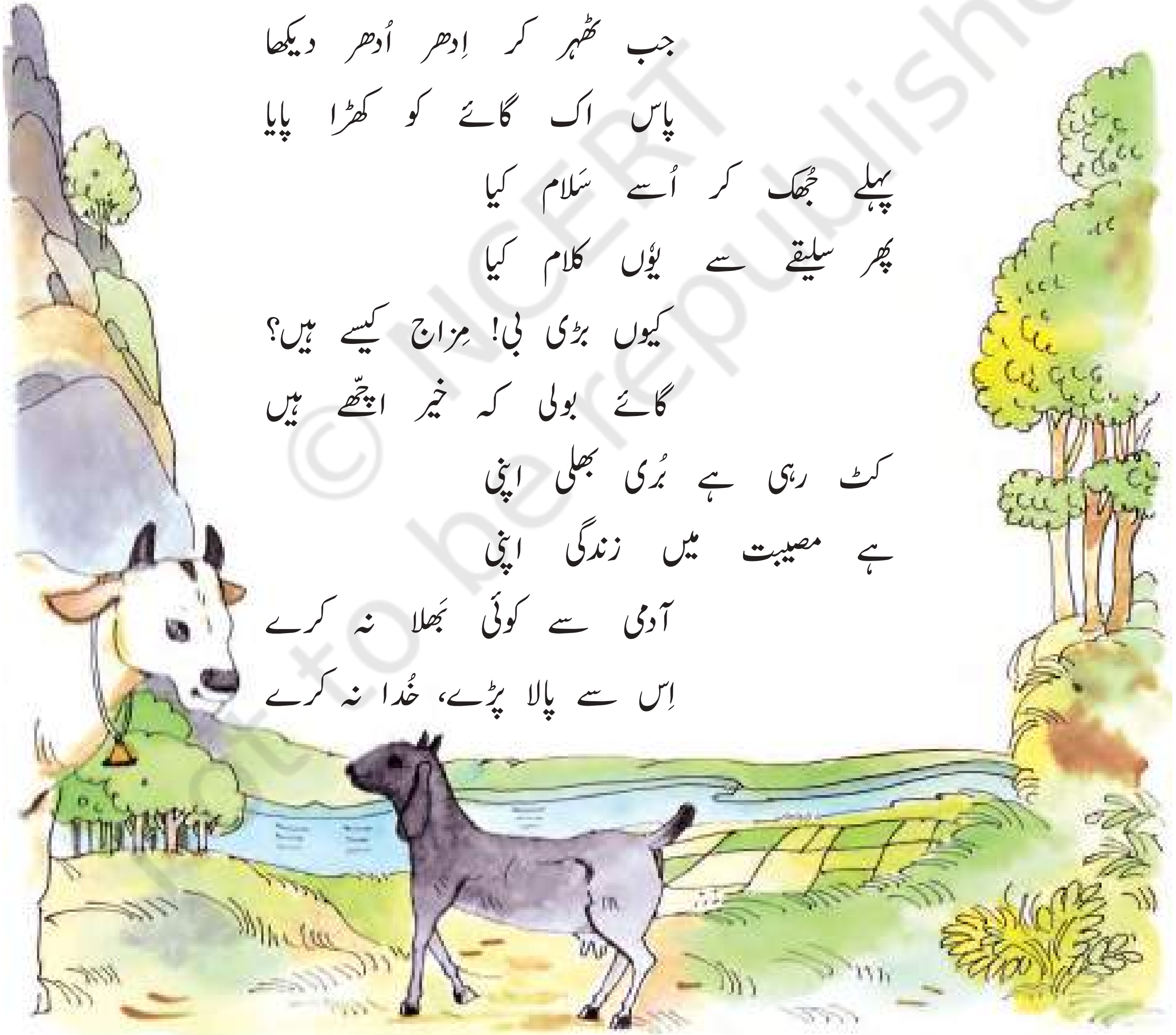

© NCERT not to be republished

دوُدھ کم دوں تو بڑبڑاتا ہے
ہوں جو دُبلی، تو بیچ کھاتا ہے

اِس کے بچّوں کو پالتی ہوں میں
دوُدھ سے جان ڈالتی ہوں میں

سُن کے بکری یہ ماجَرا سارا
بولی، ایسا گِلہ نہیں اچھّا

یہ چراگہ، یہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہَوا
یہ ہَری گھاس اور یہ سایا

یہ مزے آدمی کے دَم سے ہیں
لُطف سارے اُسی کے دَم سے ہیں

قدر آرام کی اگر سمجھو
آدمی کا کبھی گِلہ نہ کرو

گائے سُن کر یہ بات شرمائی
آدمی کے گِلے سے پچھتائی

دِل میں پرکھا بَھلا بُرا اُس نے
اور کچھ سوچ کر کہا اُس نے

یوں تو چھوٹی ہے ذات بکری کی
دل کو لگتی ہے بات بکری کی

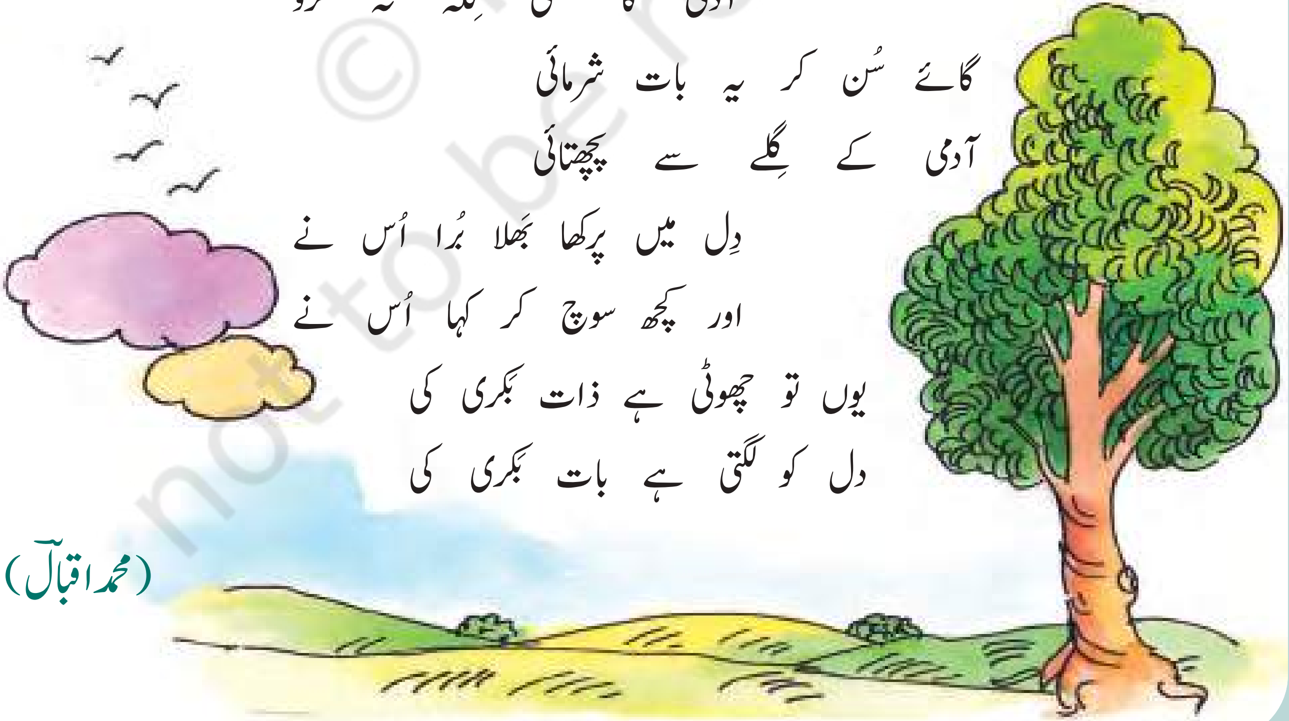

(محمد اقبالؔ)

© NCERT not to be republished

مشق

I پڑھیے اور سمجھیے:

سلیقہ	:	اچھا ڈھنگ، تمیز
کلام کرنا	:	بات کرنا
مِزاج	:	طبیعت، حال
پالا پڑنا (محاورہ)	:	واسطہ پڑنا، کام پڑنا
بڑبڑانا	:	خود سے باتیں کرنا
گِلہ	:	شکایت
چراگہ	:	چراگاہ، چرنے کی جگہ
لُطف	:	مزہ
قدر	:	اہمیت، قیمت
دل کولگنا (محاورہ)	:	دل پر اثر کرنا۔ پسند آنا

II غور سے پڑھیے:

☜ ''گائے بولی کہ خیر اچھے ہیں''

'خیر' کے معنی ہیں بھلا، اچّھا۔ مگر یہاں اس کا مطلب ہے 'جی ہاں'۔ یہ بول چال کا ایک انداز ہے۔

☜ ''اس سے پالا پڑے، خُدا نہ کرے''

پالا پڑنا، یہ بھی روز مرّہ کی بول چال کا ایک محاورہ ہے۔یہاں پالا نہ پڑے کا مطلب ہے کہ اس سے کسی کو واسطہ نہ پڑے، خدااس سے کسی کا کام نہ ڈالے۔

© NCERT not to be republished

III سوچیے اور بتائیے:

1۔ بکری نے گائے سے کیا سوال کیا؟

2۔ گائے نے انسان کی کن برائیوں کا ذکر کیا؟

3۔ بکری نے گائے کو کیا سمجھایا؟

4۔ بکری کی بات سن کر گائے شرمندہ کیوں ہوئی؟

5۔ شاعر نے آخری شعر میں کیا پیغام دیا ہے؟

IV جملے بنائیے:

آنکلنا	کلام کرنا	پالا پڑنا	بڑبڑانا	جان ڈالنا	ماجرا سنانا	دل کو لگنا

V مصرعوں کی ترتیب درست کرکے پورا شعر لکھیے:

1۔ پہلے جھک کر اسے سَلام کیا	لُطف سارے اُسی کے دَم سے ہیں
2۔ یہ مزے آدمی کے دَم سے ہیں	اور کچھ سوچ کر کہا اُس نے
3۔ گائے سن کر یہ بات شرمائی	پھر سلیقے سے یوں کلام کیا
4۔ دِل میں پرکھا بھلا بُرا اُس نے	ہے مصیبت میں زِندگی اپنی
5۔ کٹ رہی ہے بُری بھلی اپنی	آدمی کے گِلے سے پچھتائی

VI نیچے کچھ حروف لکھے ہوئے ہیں۔ اِن میں بیچ کا حرف غائب ہے۔ اس جگہ کوئی ایسا حرف لکھیے جس سے دونوں طرف سے پڑھنے میں دو مختلف لفظ بن جائیں:

مثال : ن ا ک

سیدھی ترتیب : ناک

الٹی ترتیب : کان

© NCERT not to be republished

1۔	ت	......	ر	2۔	ب	......	ت
3۔	ل	......	گ	4۔	پ	......	ن
5۔	ش	......	ل	6۔	ز	......	ر

VII بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے:

ٹھہر	مزاج	مصیبت	خدا	ذات	قدر
....	....	....	....	....	....
....	....	....	....	....	....
....	....	....	....	....	....
....	....	....	....	....	....
....	....	....	....	....	....

© NCERT not to be republished

8

شیخ سعدیؔ کا خواب

ایران کے شہر شیراز میں ایک لڑکا رہتا تھا۔ اس کا نام مُصلحِ الدّین تھا۔ ابھی وہ چھوٹا ہی تھا کہ اس کے والد کا انتقال ہوگیا۔ اب ماں ہی اس کا سہارا تھی۔ عید کیا آئی جیسے ماں کے امتحان کا وقت آ گیا۔ مُصلحِ الدّین کے لیے ماں نے نئے کپڑے اور نئی ٹوپی کا کسی نہ کسی طرح انتظام کر دیا مگر نیا جوتا خریدنا اُس کے بس کی بات نہ تھی۔

ماں نے اپنے بیٹے سے کہا، ''کاش! میں تیرا یہ ارمان پورا کرسکتی۔'' یہ کہتے ہوئے اُس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

''امّی آپ رو رہی ہیں''، مُصلحِ الدّین نے ماں کو روتا دیکھ کر کہا، ''جانے دیجیے، مجھے جوتے نہیں چاہئیں''۔

مُصلحِ الدّین کو اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ اس کی ضد نے ماں کو اتنا دُکھ پہنچایا۔ لیکن تیر تو کمان سے نکل ہی چُکا تھا۔ اب وہ

سوائے پچھتاوے کے کر بھی کیا سکتا تھا۔ مصلح الدین کا سارا دن اسی الجھن میں گزرا۔ رات کو جب وہ سونے کے لیے لیٹا تو اُسے نیند نہ آئی۔ وہ بہت دیر تک کروٹیں بدلتا اور سوچتا رہا کہ خدا نے اسے غریب کیوں بنایا؟

تھوڑی دیر میں اسے نیند آ گئی۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا۔ اُسے ایسا لگا جیسے کوئی اندر داخل ہوا ہے۔ وہ کوئی اور نہیں، ایک فرشتہ تھا۔ اس نے مصلح الدین سے کہا۔ ”آؤ، میرے ساتھ، میں تمھیں ایک ایسی دنیا دکھاؤں جہاں تمھیں اپنے سارے سوالوں کا جواب مل جائے گا۔ پھر تمھیں کوئی شکایت ہی نہ رہے گی۔“

مصلح الدین کو اور کیا چاہیے تھا۔ وہ خوشی خوشی اُٹھا اور فرشتے کے پیچھے چلنے لگا۔ ایک مقام پر پہنچ کر وہ رک گیا۔ اس نے دیکھا کہ تین آدمی سجدے میں گِڑ گِڑا رہے ہیں۔ ان میں سے ایک اندھا تھا۔ وہ دُعا کر رہا تھا، ”یا اللہ! مجھے کچھ نہیں چاہیے۔ تُو میری ساری دولت لے لے اور مجھے آنکھیں دے دے۔“

دوسرا فریاد کر رہا تھا، ”اے خدا! تو بڑا مہربان ہے۔ مجھ پر بھی رحم کر، مجھے سننے کی طاقت عطا فرما دے۔“

تیسرا شخص جس کی ایک ہی ٹانگ تھی، رو رو کر کہہ رہا تھا، ”اے اللہ! کسی طرح مجھے دوسری ٹانگ عطا کر دے۔ اس کے سوا مجھے کچھ نہیں چاہیے۔“

یہ سب دیکھ کر مصلح الدین کے سامنے ساری حقیقت ظاہر ہو گئی۔ وہ سوتے سوتے اچانک جاگ اُٹھا۔ اسے پتا چل گیا تھا کہ دنیا میں مجھ سے بھی زیادہ مجبور لوگ ہیں۔ وہ سوچ رہا تھا کہ خدا نے تو مجھے دو روشن آنکھیں، دو مضبوط ٹانگیں اور دو سننے والے کان عطا کیے ہیں۔ پھر میں اُس خدا سے کس بات کی شکایت کروں؟

”ارے بیٹا! تم ابھی تک نہیں اُٹھے، کب تک سوؤ گے؟“ ماں کی آواز آئی۔ ”عید گاہ نہیں جاؤ گے؟“

© NCERT not to be republished

اب اُٹھو بھی جلدی سے تیار ہو جاؤ، اللہ نے چاہا تو اگلے برس جوتے بھی دلا دوں گی۔" ماں نے یہ کہتے ہوئے بڑے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"نہیں امّی، مجھے کچھ نہیں چاہیے۔"

مصلح الدین نے کہا، "مجھے اللہ نے اور بھی بہت سی نعمتوں سے نوازا ہے۔ میں اس کا شکر گزار ہوں۔"

اس نے خواب کا سارا ماجرا ماں سے کہہ سُنایا۔

مصلح الدین نام کا یہ بچّہ آگے چل کر فارسی زبان کا بہت بڑا ادیب اور شاعر ہوا۔ اس نے شیخ سعدیؔ کے نام سے دنیا بھر میں شہرت پائی۔ "گلستاں" اور "بوستاں" ان کی دو مشہور کتابیں ہیں۔

مشق

I پڑھیے اور سمجھیے:

والد	:	باپ
انتقال ہونا	:	مر جانا
کاش	:	کیا ہی اچھا ہوتا، خدا کرے
ارمان	:	خواہش
تیر کمان سے نکل جانا (محاورہ)	:	ایسی بات کا زبان سے نکل جانا جس پر پچھتانا پڑے۔
مقام	:	جگہ

© NCERT not to be republished

سجدہ	:	خدا کے آگے سر جھکانا، زمین پر ماتھا ٹیکنا
فرشتہ	:	اللہ کی ایک مخلوق جسے ہم کھلی ہوئی آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتے
گڑگڑانا	:	رو رو کر دُعا کرنا
عطا کرنا	:	دینا
حقیقت	:	سچائی
ظاہر ہونا	:	سامنے آجانا
روشن	:	چمک دار
عیدگاہ	:	عید کی نماز پڑھنے کی جگہ
نعمتوں	:	نعمت کی جمع، اچھی چیزوں
نوازنا	:	مہربانی کرنا
شکر گزار	:	احسان ماننے والا، شکر کرنے والا
ادیب	:	زبان وادب کی کتابیں لکھنے والا
شہرت پانا	:	نام پیدا کرنا

سوچیے اور بتایئے:

II

1۔ عید کے دن ماں کی آنکھوں میں آنسو کیوں آگئے؟

2۔ مصلح الدین کا سارا دن اُلجھن میں کیوں گزرا؟

3۔ خواب میں فرشتے نے بچّے سے کیا کہا؟

4۔ بچّے کو کیسے پتا چلا کہ دنیا میں اس سے بھی زیادہ مجبور لوگ ہیں؟

5۔ بچّے نے آخر میں خدا کا شکر کیوں ادا کیا؟

6۔ بچّے نے کس نام سے شہرت پائی؟

© NCERT not to be republished

III خالی جگہ بھریے:

1۔ ایران کے شہر .... میں ایک لڑکا رہتا تھا۔

2۔ ابھی وہ چھوٹا ہی تھا کہ اس کے والد کا .... ہوگیا۔

3۔ عید کیا آئی جیسے ماں کے .... کا وقت آ گیا۔

4۔ وہ خوشی خوشی اٹھا اور .... کے پیچھے چلنے لگا۔

5۔ مصلح الدین نام کا یہ بچّہ آگے چل کر .... زبان کا بہت بڑا ادیب اور شاعر ہوا۔

6۔ .... اور .... اُن کی دو مشہور کتابیں ہیں۔

IV نیچے دیے ہوئے لفظوں سے جملے بنایئے:

خواب عید امتحان ٹوپی ماں آنسو

V نیچے دیے ہوئے جملوں میں سے اسم اور صفت تلاش کر کے لکھیے:

1۔ ماں نے نئے کپڑے اور نئی ٹوپی کا کسی نہ کسی طرح انتظام کر دیا۔

2۔ تو نے مجھے دو روشن آنکھیں، دو مضبوط ٹانگیں عطا کی ہیں۔

VI بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے:

شیخ	انتقال	غلطی	ضد	مقام	حقیقت
....	....	....	....	....	....
....	....	....	....	....	....
....	....	....	....	....	....
....	....	....	....	....	....
....	....	....	....	....	....

© NCERT not to be republished

9

رونے والے ہنسنے لگے

پرانے زمانے کی بات ہے، کسی گاؤں میں ایک بوڑھی عورت رہتی تھی۔ اُس کا ایک ہی بیٹا تھا امجد۔ امجد فوج میں بھرتی ہوکر بہت دوٗر چلا گیا تھا۔ بڑھیا کو اپنا بیٹا بہت یاد آتا تھا۔

ایک دن بڑھیا کو امجد کا خط ملا۔ بڑھیا لکھنا پڑھنا نہیں جانتی تھی۔ وہ خط لے کر اپنے مکان کے سامنے بیٹھ گئی۔ وہ انتظار کر رہی تھی کہ کوئی راستے سے گزرے اور اُسے خط پڑھ کر سُنا دے۔

تھوڑی دیر میں ایک فوجی اُدھر سے گزرا۔ بُڑھیا نے اُسے روکا اور اس سے خط پڑھنے کو کہا۔ فوجی نے خط ہاتھ میں لیا اور اسے دیر تک دیکھتا رہا۔ اچانک اُس کی آنکھوں میں آنسوٗ آ گئے۔ وہ بڑھیا کے پاس بیٹھ کر رونے لگا۔ بُڑھیا گھبرا گئی۔ اُسے لگا کہ خط میں امجد کے بارے میں ضرور کوئی بُری خبر ہے۔ وہ بھی زور زور سے رونے لگی۔

اتنے میں ایک پھیری والے کا گزر اُس طرف سے ہوا۔ اُن دونوں کو روتا ہوا دیکھ کر اُس نے اپنے کانچ کے برتنوں کی ٹوکری زمین پر رکھّی اور خود بھی دونوں کے ساتھ بیٹھ کر رونے لگا۔

کچھ دیر کے بعد ایک اور شخص اُدھر سے گزرا۔ وہ ان تینوں کو روتا دیکھ کر بہت حیران ہوا۔ اس نے پوچھا، ''ارے! کیا ہو گیا، تم لوگ رو کیوں رہے ہو؟''

اُنھوں نے کچھ جواب نہیں دیا۔ اُس شخص نے زور سے کہا، ''کچھ بتاؤ گے بھی کہ یوں ہی روتے رہو گے؟''

سب سے پہلے پھیری والے نے اپنے آنسو پونچھے اور کہنا شروع کیا، ''ایک سال پہلے کی بات ہے، میں اپنے برتن بیچنے کے لیے نکلا۔ راستے میں ٹھوکر لگی۔ میری ٹوکری زمین پر آ رہی اور سارے برتن ٹوٹ گئے۔ مجھے فوراً نئے برتن خریدنے تھے۔ اُنھیں بیچ کر اپنے نقصان کی بھرپائی کرنی تھی۔ اس لیے رونے کا موقع نہیں مل سکا تھا۔ آج ذرا فرصت ہے۔ ان دونوں کو روتا ہوا دیکھا تو سوچا، آج میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ کر رو لوں۔''

وہ شخص بُڑھیا کی طرف مُتوجّہ ہوا۔ بُڑھیا نے اپنی کہانی سُنائی، ''میرے بیٹے کا خط آیا تھا۔ میں نے اِس فوجی کو اُسے پڑھنے کے لیے دیا۔ یہ فوجی خط پڑھ کر رونے لگا۔ میں سمجھ گئی کہ خط میں ضرور کوئی بُری خبر ہے۔ میں بھی رونے لگی۔''

اب اُس شخص نے فوجی سے پوچھا، ''کیوں بھائی! اس خط میں ایسی کون سی بُری خبر ہے؟''

فوجی نے رونا بند کیا اور بولا، ''سچ تو یہ ہے کہ میں نے بچپن میں پڑھائی پر توجّہ نہیں دی تھی۔ اس لیے کوشش کے باوجود میں اس خط کو نہ پڑھ سکا۔ میں پڑھائی نہ کر پانے کے غم میں رو رہا ہوں۔''

© NCERT not to be republished

اس شخص نے کہا۔ ’’مجھے بتاؤ وہ خط کہاں ہے؟‘‘

بُڑھیا نے خط اُس کے حوالے کیا۔ اُس شخص نے خط کو پڑھا اور ہنس کر بولا، ’’امّاں! تم خواہ مخواہ رو رہی ہو۔ اس خط میں لکھا ہے کہ تمھارا بیٹا امجد اگلے مہینے چھُٹّی لے کر آ رہا ہے۔‘‘

یہ خوش خبری سن کر بُڑھیا نے رونا بند کیا اور زور زور سے ہنسنے لگی۔ فوجی اور پھیری والا بھی اِن دونوں کے ساتھ ہنسی میں شریک ہو گئے۔

© NCERT not to be republished

مشق

I پڑھیے اور سمجھیے:

خط	:	چِٹّھی
انتظار کرنا	:	راہ دیکھنا
کانچ	:	شیشہ
نقصان	:	گھاٹا
بھرپائی کرنا (محاورہ)	:	کمی کو پورا کرنا
فرصت ہونا	:	کوئی کام نہ ہونا
مُتوجّہ ہونا	:	کسی طرف دھیان دینا

توجّہ	:	دھیان
غم	:	دُکھ
خواہ مخواہ	:	بلا وجہ
خوش خبری	:	اچھی خبر

II سوچیے اور بتایئے:

1۔ بُڑھیا خط لے کر مکان کے سامنے کیوں بیٹھ گئی؟

2۔ ایک شخص کیا دیکھ کر حیران رہ گیا؟

3۔ پھیری والے نے اپنے رونے کی کیا وجہ بتائی؟

4۔ فوجی کیوں رو رہا تھا؟

5۔ آخر میں سب کیوں ہنسنے لگے؟

III خالی جگہیں بھریے:

1۔ کسی گاؤں میں ایک بوڑھی ....رہتی تھی۔ (عورت/عورتیں/لڑکیاں)

2۔ اچانک اُس کی ....میں آنسو آ گئے۔ (آنکھ/آنکھیں/آنکھوں)

3۔ اُس نے اپنے کانچ کے برتنوں کی ....زمین پر رکھی۔ (ٹوکریاں/ٹوکری/ٹوکرے)

4۔ تمھارا بیٹا امجد اگلے مہینے ....لے کر آ رہا ہے۔ (چُھٹّی/چھٹّیاں/چھٹّیوں)

IV کس نے کہا:

1۔ ”ارے! کیا ہو گیا، تم لوگ رو کیوں رہے ہو؟“

2۔ ”آج ذرا فرصت ہے۔ ان دونوں کو روتا ہوا دیکھا تو سوچا، آج میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ کر رو لوں۔“

3۔ ”میں نے اِس فوجی کو پڑھنے کے لیے دیا۔“

4۔ ”میں پڑھائی نہ کر پانے کے غم میں رو رہا ہوں۔“

© NCERT not to be republished

V ایک دن بُڑھیا کو امجد کا ایک خط ملا۔ وہ خط لے کر اپنے مکان کے سامنے بیٹھ گئی۔ اوپر کے جملوں میں بُڑھیا 'اسم' (Noun) ہے اور وہ 'ضمیر' (Pronoun)۔ 'اِسم' کی جگہ بولے جانے والے لفظ کو 'ضمیر' کہتے ہیں۔

نیچے دیے گئے جملوں میں جو لفظ ضمیر کے طور پر آئے ہیں، انھیں لکھیے:

1۔ میرے بیٹے کا خط آیا تھا۔

2۔ وہ شخص بڑھیا کی طرف متوجہ ہوا۔

3۔ تم خواہ مخواہ رو رہی ہو۔

4۔ میں نے فوجی کو اسے پڑھنے کے لیے دیا۔

5۔ تمھارا بیٹا اگلے مہینے گھر آ رہا ہے۔

VI بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے:

انتظار	فوجی	خوش خبری	نقصان	فرصت	خواہ مخواہ
....	....	....	....	....	....
....	....	....	....	....	....
....	....	....	....	....	....
....	....	....	....	....	....
....	....	....	....	....	....

© NCERT not to be republished

جنگل

پھیلے پھیلے بِکھرے بِکھرے لیٹے لیٹے جنگل ہیں
گہرے گہرے ٹھہرے ٹھہرے سوئے سوئے سائے ہیں

رِستے رِستے بہتے بہتے چھوٹے چھوٹے چشمے ہیں
چُپکے چُپکے بھوُرے بھوُرے سوئے سوئے رستے ہیں

آدھے آدھے پوُرے پوُرے تیکھے تیکھے کانٹے ہیں
تپتے تپتے سہمے سہمے دُبکے دُبکے ذرّے ہیں

چلتے چلتے رُکتے رُکتے تکتے تکتے کیڑے ہیں
نیلے نیلے پیلے پیلے لمبے لمبے طوطے ہیں

© NCERT not to be republished

اُڑتے اُڑتے گاتے ننّھے ننّھے پنچھی ہیں
جاتی جاتی، ہٹتی، کٹتی، ندّی ہے

نیچے نیچے پیارے پیارے نیارے نیارے پودے ہیں
پتلی پتلی چھوٹی لمبی لمبی شاخیں ہیں

ایسے ایسے ویسے کیسے کیسے پتّے ہیں
سوکھے سوکھے پھیکے پھیکے دُبلے دُبلے ڈنٹھل ہیں

بِکسے بِکسے نِکھرے نِکھرے مہکے مہکے غنچے ہیں
بھینی بھینی میٹھی میٹھی اُڑتی خوش بو ہے

میراجی، یوسف ظفر

© NCERT not to be republished

مشق

I پڑھیے اور سمجھیے :

چشمے : پانی کے سوتے
تیکھے : تیز، نوک دار
تپتے : گرم

دُبکے دُبکے	:	سمٹے ہوئے
ذرّے	:	دھول مٹّی کے باریک ریزے، جَو کا 1/100 حِصّہ
نیارے	:	انوکھے
شاخ	:	ٹہنی
بِکسے	:	کِھلے ہوئے
غنچہ	:	اَدھ کِھلا پھوٗل، کلی
بھینی	:	ہلکی

II سوچیے اور بتائیے:

1۔ جنگل میں سائے کیسے معلوم ہوتے ہیں؟

2۔ نظم میں آدھے آدھے پورے پورے تیکھے تیکھے الفاظ کس چیز کے لیے استعمال کیے گئے ہیں؟

3۔ جنگل میں ننھے ننھے پنچھی کیا کرتے ہیں؟

4۔ ندی کیسے بہہ رہی ہے؟

5۔ کلیوں میں کیسی خوش بوٗ ہے؟

6۔ اس نظم میں جنگل کی کن کن چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے؟

III مصرعوں کو صحیح لفظوں سے پورا کیجیے:

پھیلے پھیلے .... لیٹے لیٹے جنگل ہیں

اُڑتے اُڑتے گاتے گاتے .... پنچھی ہیں

پتلی پتلی، چھوٹی چھوٹی لمبی لمبی .... ہیں

.... ہٹتی ہٹتی کٹتی کٹتی ندّی ہے

© NCERT not to be republished

IV نیچے دی گئی مثال کے مطابق آپ بھی الفاظ بنائیے:

چھوٹے چھوٹے	—	چھوٹی چھوٹی
تیکھے تیکھے		
دہکے دہکے		
دبلے دبلے		
مہکے مہکے		

V اسم اور صفت کی تعریف آپ پڑھ چکے ہیں۔اس نظم میں جگہ جگہ بہت سی چیزوں اور ان کی صفتوں کا ذکر ہوا ہے۔

- نظم سے پانچ اسم اور ان کی صفات تلاش کر کے لکھیے:

VI نیچے دیے ہوئے جمع لفظوں کے واحد بنائیے:

سائے	چشمے	رستے	کانٹے	ذرّے
کیڑے	طوطے	پودے	غنچے	پتّے

VII عملی کام:

- اس نظم کو بار بار پڑھیے اور یاد کیجیے۔

© NCERT not to be republished

ایک خط

حوض خاص، نئی دہلی

17/نومبر 2008

پیاری نادرہ

تسلیم!

کہو کیا حال ہے؟ بہت دنوں سے تم نے کوئی خط نہیں لکھا۔ فون پر بھی تم سے بات نہیں ہوئی۔ شاید تمھارا فون نمبر بدل گیا ہے، اس لیے آج تمھیں خط لکھنے بیٹھ گئی۔ اب موبائل فون اور انٹرنیٹ کا چلن عام ہے مگر خط لکھنے اور خط پڑھنے کا مزہ ہی کچھ اور ہے۔ دور بیٹھے بیٹھے بھی لوگ ایک دوسرے سے مل لیتے ہیں۔ پوری نہ سہی آدھی ملاقات تو ہو ہی جاتی ہے۔

آج کل دہلی کا موسم بہت خوش گوار ہے۔ ہم لوگ اکثر شام کو موسم کا لطف اٹھانے کے لیے کبھی نہرو پارک، کبھی انڈیا گیٹ اور کبھی ہمایوں کے مقبرے کی سیر کو چلے جاتے ہیں۔ کل ہم لوگ پرگتی میدان گئے تھے۔ اِن دنوں وہاں نمائش لگی ہوئی ہے۔ خوب مزہ آیا۔ ہم نے دو تین گھنٹے وہاں گزارے۔ طرح طرح کی چیزیں دیکھیں۔ ہندوستان کے

© NCERT not to be republished

ہر صوبے والوں نے اپنے الگ الگ اسٹال لگا رکھے تھے۔ ہمیں تو سب سے اچھا راجستھان کا اسٹال لگا۔ وہاں کپڑے بہت اچھے، سستے اور رنگ برنگے تھے۔ کرناٹک کے اسٹال سے ہم نے چندن کی لکڑی کا ہار خریدا۔ ایک دو چیزیں بھائی جان کو امریکہ بھیجنے کے لیے بھی خریدیں۔ امّاں نے ایک ساڑی خریدی اور میں نے ایک کُرتا۔ تمھارے لیے ایک شال خریدی ہے، کشمیر کے اسٹال سے۔ تم آؤ گی تب وہ ملے گی، سمجھیں!

ریلوے کا اسٹال آصف کو بہت پسند آیا۔ وہاں پہنچ کر تو وہ کھو سا گیا۔ نمائش میں سب سے زیادہ اسٹال کپڑوں کے تھے۔ اس کے بعد کھلونوں کی دُکانیں تھیں۔ ہر دُکان پر بچّوں کی بھیڑ تھی۔ پاس ہی ایک میدان میں جھولے لگے تھے۔ ہاتھی، اونٹ اور گھوڑے بھی تھے۔

پرگتی میدان سے نکل کر ہم سائنس میوزیم بھی گئے۔ ایک جگہ بہت بھیڑ لگی ہوئی تھی۔ پتا چلا کہ وہاں ہر طرف آئینے لگے ہیں اور لوگ اپنی صورتیں دیکھ دیکھ کر ہنس رہے ہیں۔ ہم بھی اندر چلے گئے۔ کسی آئینے میں ہماری ناک سونڈ جیسی لمبی، کہیں چہرہ ایک دم چپٹا، کہیں گردن بانس کی طرح، کہیں ہم اتنے موٹے دکھائی دیے کہ کیا بتائیں۔ اپنی حالت پر بہت ہنسی آتی تھی۔ خیر لمبا قصّہ ہے۔ ملو گی تو سناؤں گی۔

گھر آتے ہی یہ خط لکھنے بیٹھ گئی۔ اب یہ بتاؤ تم دلّی کب آ رہی ہو؟ چچی جان کو آداب۔ چچا جان کیسے ہیں؟ اُنھیں ہمارا آداب کہنا۔ خط جلدی لکھنا۔

تمھاری اپنی

عارفہ

© NCERT not to be republished

مشق

I پڑھیے اور سمجھیے:

خوش گوار	:	سُہانا
سہولت	:	آسانی
لُطف	:	مزہ، خوشی
اکثر	:	زیادہ تر
مقبرہ	:	قبر پر بنی ہوئی عمارت
نمائش	:	میلہ، ایگزبیشن
صوبہ	:	ریاست

II سوچیے اور بتائیے:

1۔ یہ خط کس نے کس کو لکھا ہے؟

2۔ خط کو آدھی ملاقات کیوں کہا جاتا ہے؟

3۔ نمائش میں عارفہ نے کیا کیا خریدا؟

4۔ عارفہ کو کون سا اسٹال سب سے اچھا لگا؟

5۔ آئینے دیکھ کر لوگ کیوں ہنس رہے تھے؟

III دیئے ہوئے لفظوں کی مدد سے خالی جگہیں بھریے:

آئینے　　پرگتی میدان　　خوش گوار　　نمائش　　امریکہ

1۔ آج کل دہلی کا موسم بہت .... ہے۔

© NCERT not to be republished

2۔ کل ہم لوگ.................. گئے تھے۔

3۔ ایک دو چیزیں بھائی جان کو.................... بھیجنے کے لیے بھی خریدیں۔

4۔ پتا چلا کہ وہاں ہر طرف...................... لگے ہیں۔

5۔ ....میں سب سے زیادہ اسٹال کپڑوں کے تھے۔

IV ان جملوں کو غور سے پڑھیے:

1۔ کل ہم پرگتی میدان گئے

2۔ طرح طرح کی چیزیں دیکھیں

3۔ تمھارے لیے ایک شال خریدی

ان جملوں میں 'گئے'، 'دیکھیں'، 'خریدی' ایسے لفظ ہیں جن سے کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ ایسے لفظوں کو ''فعل'' کہتے ہیں۔

- اس سبق سے تین جملے تلاش کر کے لکھیے اور ان کے 'فعل' بتائیے:

V نیچے دیے گئے حروف کی ترتیب درست کر کے الفاظ بنائیے:

ی ل ہ د ....

ن ن د چ ....

ے ن ا د م ....

ڑ ی ا س ....

ن ا ہ د س و ن ت ....

VI عملی کام:

- اپنے دوست/سہیلی کے نام خط لکھیے۔

© NCERT not to be republished

گینڈا

گینڈا ایک عجیب وغریب جانور ہے۔ یہ ہزاروں سال پہلے سے دنیا میں موجود ہے۔ گینڈے کی شکل انوکھی ہوتی ہے۔ لمبا سا، بے تُکا چہرہ، دو چھوٹی چھوٹی آنکھیں۔ ناک کے اوپر ایک سینگ۔ یہ سینگ ٹوٹ جانے پر دوبارہ نکل آتا ہے۔ ناک کی سیدھ میں نکلا ہوا سینگ اس کا خوف ناک ہتھیار ہے۔ ڈھال جیسی دو انچ موٹی کھال، کندھوں اور رانوں پر مڑی ہوئی اور اس پر موٹی موٹی گانٹھیں۔ اسے دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ٹینک چلا آرہا ہے۔ گینڈے کی بے پناہ طاقت اور ٹکّر سے ہاتھی جیسا طاقت ور جانور بھی گھبراتا ہے۔ شیر اور چیتے تک گینڈے سے کترا کر نکل جاتے ہیں۔

گینڈا گندا اور سُست جانور ہے۔ گندگی میں رہتا ہے۔ کیچڑ اور مٹّی میں اس طرح لوٹتا ہے جیسے بہت اچھا کام کر رہا ہو۔ اپنے اس کام میں وہ بہت مگن دکھائی دیتا ہے۔ گینڈے میں دوسرے جانوروں کے مقابلے میں سننے کی قوّت کم ہوتی ہے۔ البتّہ اس میں سونگھنے کی صلاحیت بے حد تیز ہوتی ہے۔ اس کا جسم تو بہت بڑا ہوتا ہے لیکن آنکھیں بے حد چھوٹی ہوتی ہیں۔ اس لیے وہ دور کی چیزوں کو مشکل سے دیکھ پاتا ہے۔

گینڈے کا سب سے بڑا کام ہے کھانا۔ وہ ہر وقت چرتا ہی رہتا ہے۔ جہاں سے گزرتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کسی نے وہاں گھاس کاٹنے والی مشین پھیر دی ہو۔ گینڈا اپنی نسل کے ساتھ رہنا

© NCERT not to be republished

پسند کرتا ہے۔ بگلا اس کا خاص دوست ہے۔ وہ گینڈے کی پیٹھ پر بیٹھا رہتا ہے۔ گینڈے کی مڑی ہوئی کھال میں کیڑے چھپے ہوتے ہیں۔ بگلا ان کیڑوں کو کھاتا رہتا ہے۔ مگر یہی پرندہ اس کی موت کا سبب بھی بن جاتا ہے۔ شکاری اس پرندے کی وجہ سے گینڈے کی موجودگی کا پتا لگا لیتے ہیں اور اس طرح انجانے میں گینڈا مارا جاتا ہے۔

گینڈے کا اصل دشمن اس کا اپنا سینگ ہے۔ یہ سینگ عام طور پر چالیس سینٹی میٹر لمبا ہوتا ہے۔ مگر کسی کسی گینڈے کی پیشانی پر ساٹھ سینٹی میٹر تک کا سینگ بھی دیکھا گیا ہے۔ اس کے شکار پر پابندی ہے پھر بھی اس کا شکار کرنے والے سینگ بیچ کر ہزاروں روپے تک کما لیتے ہیں۔ یہ سینگ دوائیں بنانے کے بھی کام آتا ہے۔ گینڈے کی کھال سے بہت سی چیزیں بنائی جاتی ہیں۔

ہندوستان میں گینڈا سب سے زیادہ آسام میں کازی رنگا کے مقام پر پایا جاتا ہے۔ یہاں حکومت نے گینڈوں کی حفاظت کے لیے خاص انتظام کیا ہے۔ انھیں دیکھنے کے لیے سیّاح دور دور سے آتے ہیں۔

مشق

I پڑھیے اور سمجھیے:

خوف ناک	:	ڈراؤنا، بھیانک
بے پناہ	:	بہت زیادہ، انتہائی
کترانا	:	بچ کر نکلنا
بے حد	:	بہت زیادہ
سُست	:	کاہل، آلسی
صلاحیت	:	قوت، طاقت
نسل	:	ذات، پیڑھی
پرندہ	:	پنچھی
موجودگی	:	پایا جانا
پیشانی	:	ماتھا
پابندی	:	روک
حفاظت	:	دیکھ ریکھ
سبب	:	وجہ
سیّاح	:	ملکوں ملکوں کی سیر کرنے والا

II سوچیے اور بتایئے:

1۔ گینڈے کی شکل کیسی ہوتی ہے؟

2۔ گینڈے کا ہتھیار کیا ہوتا ہے؟

© NCERT not to be republished

3۔ گینڈا اپنے کس کام سے بہت خوش ہوتا ہے؟

4۔ گینڈے کی کون سی قوّت سب سے کم ہوتی ہے اور کون سی سب سے زیادہ؟

5۔ بگلا گینڈے کا دوست کیوں ہے؟

6۔ گینڈے کے سینگ کو اس کا دشمن کیوں کہا گیا ہے؟

7۔ ہندوستان میں گینڈا سب سے زیادہ کہاں پایا جاتا ہے؟

III خالی جگہیں بھریے:

1۔ اسے دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ..............................۔

2۔ جہاں سے گزرتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے..............................۔

3۔ ڈھال جیسی..............................۔

4۔ ہاتھی جیسا..............................۔

IV اس سبق میں بہت سے جمع الفاظ آئے ہیں۔ ان میں سے پانچ الفاظ تلاش کر کے لکھیے:

V ''گینڈے کی شکل انوکھی ہوتی ہے۔ لمبا سا، بے تکا چہرہ، دو چھوٹی چھوٹی آنکھیں۔''

اوپر لکھی ہوئی عبارت میں سے اسم اور صفت تلاش کر کے لکھیے۔

VI بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے:

خوف ناک	طاقت ور	انتظام	البتّہ	صلاحیت	قُوّت
....	....	....	....	....	....
....	....	....	....	....	....
....	....	....	....	....	....
....	....	....	....	....	....
....	....	....	....	....	....

© NCERT not to be republished

13

بادل اور تارے

ختم ہُوا دن، سورج ڈوُبا   شام ہوئی اور اُبھرے تارے
جگمگ جگمگ کرتے آئے   نوُر کے ٹکڑے پیارے پیارے

دوُر کہیں سے ٹھنڈے ٹھنڈے   تیز ہوا کے جھونکے آئے
کاندھوں پر اپنے وہ اُٹھا کر   چھوٹے چھوٹے بادل لائے

اُن کو دیکھ کے اور بھی برسا   نوُر مسرّت کا تاروں سے
کوئی چھپا اور کوئی نکلا   بادل کے ان اَنباروں سے

© NCERT not to be republished

کھیل رہے ہوں جیسے بچّے   آنکھ مچولی گلی گلی میں
یا شبنم کے قطرے چمکیں   اوجھل ہوکر کلی کلی میں

(تلوک چند محرومؔ)

© NCERT not to be republished

مشق

I   **پڑھیے اور سمجھیے:**

نُور	:	روشنی
مسرّت	:	خوشی
انبار	:	ڈھیر
شبنم	:	اوس
قطرہ	:	بوند
اوجھل ہونا	:	نظروں کے سامنے سے غائب ہونا

II سوچیے اور بتائیے:

1۔ شاعر نے نُور کے ٹکڑے کسے کہا ہے؟

2۔ چھوٹے چھوٹے بادلوں کو اپنے کاندھوں پر کون اُٹھا کر لایا؟

3۔ آنکھ مچولی کھیلتے ہوئے بچّے کن کو کہا گیا ہے؟

4۔ تاروں، شبنم کے قطروں اور بچّوں میں آپ کو کون سی بات ملتی جلتی نظر آتی ہے؟

III خالی جگہیں بھریے:

- کرتے آئے......................
- نور کے ٹکڑے......................
- دور کہیں سے......................
- ....بادل لائے
- آنکھ مچولی......................میں
- اوجھل ہو کر......................میں

IV نیچے لکھے ہوئے لفظوں سے جملے بنائیے:

ٹھنڈے ٹھنڈے	ٹھنڈی ٹھنڈی	ٹھنڈا ٹھنڈا
پیارے پیارے	پیاری پیاری	پیارا پیارا
چھوٹے چھوٹے	چھوٹی چھوٹی	چھوٹا چھوٹا

V نیچے دیے گئے لفظوں میں سے متضاد لفظوں کے جوڑے بنائیے:

ختم	دن	شام	شروع	پاس	ڈوبنا	مسرت
گرم	صبح	رات	دور	ٹھنڈا	غم	اُبھرنا

VI عملی کام:

- اس نظم کے بارے میں چند جملے لکھیے۔

© NCERT not to be republished

14

راجا کا انصاف

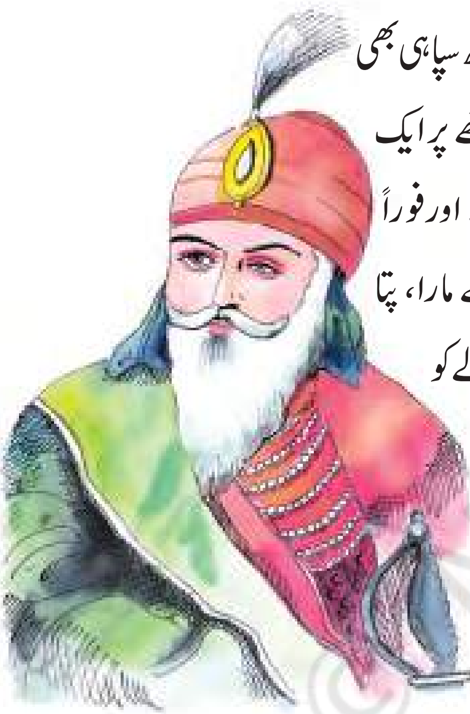

ایک دن راجا رنجیت سنگھ کسی جنگل سے گزر رہے تھے۔ ان کے ساتھ کچھ سپاہی بھی تھے۔ چلتے چلتے وہ آم کے ایک باغ کے پاس پہنچے۔ اچانک راجا کے ماتھے پر ایک پتّھر آ لگا جس سے انھیں چوٹ لگ گئی اور خوٗن بہنے لگا۔ سپاہی گھبرا گئے اور فوراً راجا کی مرہم پٹّی کرنے لگے۔ راجا نے سپاہیوں کو حکم دیا: ’’پتّھر کس نے مارا، پتا لگاؤ اور اس شخص کو دربار میں پیش کرو۔‘‘ سپاہیوں نے پتّھر مارنے والے کو ڈھوٗنڈنا شروع کر دیا۔

سپاہی ڈھوٗنڈتے ہوئے اس باغ کے اندر گئے۔ دیکھا کہ ایک عورت آم کے پیڑ کے نیچے کھڑی پتّھر پھینک رہی ہے۔ انھوں نے اندازہ لگایا کہ پتّھر اسی عورت نے پھینکا ہوگا۔ سپاہی عورت کے قریب پہنچے اور ڈانٹ کر کہنے لگے: ’’تم نے راجا پر پتّھر کیوں پھینکا؟‘‘ عورت ڈر کے مارے تھرّانے لگی اور بولی۔ ’’سرکار! میں نے کب راجا پر پتّھر پھینکا؟ میں تو صرف آم گرانے کے لیے پتّھر پھینک رہی تھی۔‘‘ سپاہیوں نے کہا: ’’ہم کچھ نہیں جانتے، چلو ہمارے ساتھ راجا کے پاس۔‘‘

© NCERT not to be republished

سپاہیوں نے عورت کو راجا کے سامنے پیش کیا۔ راجا نے اس سے پوچھا: ''تم نے مجھ پر پتّھر کیوں پھینکا؟'' عورت نے کہا: ''مہاراج ! میں ایک غریب عورت ہوں۔ میرے چھوٹے چھوٹے بچّے بھوک سے تڑپ رہے تھے۔ میں اُن کے لیے آم گرانا چاہتی تھی، اسی لیے پتّھر پھینکا۔ انجانے میں آپ کو جالگا۔ معاف کر دیجیے، میں بے قصوٗر ہوں۔''

اب تمام درباریوں کا دھیان راجا کی طرف تھا۔ وہ دیکھ رہے تھے کہ راجا کیا فیصلہ سُناتے ہیں۔ راجا نے کچھ دیر سوچنے کے بعد حکم دیا: ''اِس عورت کو بہت سامال دیا جائے اور عزّت کے ساتھ گھر پہنچایا جائے۔'' راجا کے اس فیصلے پر درباری حیران رہ گئے۔ اُنھوں نے پوچھا: ''مہاراج! یہ کیسا فیصلہ ہے؟''

راجا نے جواب دیا: ''ذرا سوچو تو سہی! پتّھر مارنے پر بھی آم کا پیڑ میٹھے پھل دیتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ پیڑ سے سبق سیکھیں اور انسانوں کے ساتھ اچھّا سلوک کریں۔ ویسے بھی اس عورت کے بچّے بھوکے ہیں۔ اپنی رعایا کا خیال رکھنا ایک راجا کا فرض ہے۔ اسی لیے میں نے یہ فیصلہ کیا۔''

مشق

I پڑھیے اور سمجھیے:

انصاف	:	ٹھیک ٹھیک فیصلہ
زخمی	:	گھائل
پیش کرنا	:	سامنے لانا
تھرّانا	:	کانپنا
فیصلہ	:	حکم
سبق سکھانا	:	نصیحت حاصل کرنا
حیران رہ جانا	:	دنگ رہ جانا
سلوک	:	برتاؤ
رعایا	:	پرجا،عوام
فرض	:	ذِمّے داری

II سوچیے اور بتایئے:

1۔ راجا کے ماتھے پر چوٹ کیسے لگی؟

2۔ چوٹ لگنے پر راجا نے سپاہیوں کو کیا حکم دیا؟

3۔ عورت پتّھر کیوں پھینک رہی تھی؟

4۔ عورت نے راجا کو اپنے بے قصور ہونے کی کیا وجہ بتائی؟

5۔ راجا نے کیا فیصلہ کیا؟

6۔ راجا نے اپنے فیصلے کی کیا وجہ بتائی؟

© NCERT not to be republished

III نیچے دیے ہوئے لفظوں سے خالی جگہیں بھریے:

کو سے پر کے نے

1۔ راجا رنجیت سنگھ کسی جنگل ....گزر رہے تھے۔

2۔ راجا..............ماتھے پر ایک پتّھر آلگا۔

3۔ پتّھر اسی عورت ....پھینکا ہوگا۔

4۔ اِس عورت.................بہت سا مال دیا جائے۔

5۔ اس فیصلے ....درباری حیران رہ گئے۔

IV کس نے کس سے کہا:

1۔ ’’پتّھر کس نے مارا؟‘‘

2۔ ’’تم نے راجا پر پتّھر کیوں پھینکا؟‘‘

3۔ ’’میں اُن کے لیے آم گرانا چاہتی تھی۔‘‘

4۔ ’’مہاراج! یہ کیسا فیصلہ ہے؟‘‘

5۔ ’’پتّھر مارنے پر بھی آم کا پیڑ میٹھے پھل دیتا ہے۔‘‘

V راجا اور رانی، دادا اور دادی، بیل اور گائے

اوپر دی ہوئی مثالوں میں راجا، دادا اور بیل ’نر‘ ہیں۔ رانی، دادی اور گائے ’مادہ‘۔ نر کو ’مذکّر‘ اور مادہ کو ’مؤنّث‘ کہتے ہیں۔

☜ نیچے دیے ہوئے مذکر لفظوں کے مؤنّث لکھیے:

نانا مرد بچّہ شیر مرغا گھوڑا لڑکا

VI بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے:

معاف عزّت زخمی فوراً قصور فیصلہ

© NCERT not to be republished

ہماری رنگا رنگ تہذیب

ہمارا ملک ہندوستان بہت بڑا ملک ہے۔ یہاں ہر مذہب کے ماننے والے لوگ مِل جُل کر رہتے ہیں۔ سب کے الگ الگ اپنے رسم وَرواج ہیں، الگ تہذیب ہے اور سب کے مختلف مذہبی تہوار ہیں۔ لوگ انھیں اپنے اپنے طریقے سے مناتے ہیں۔ یہ ایک ایسے باغ کی طرح ہے، جہاں رنگ برنگے پھول اپنی بہار دکھا رہے ہیں۔ اپنی اسی رنگا رنگی کی وجہ سے ہندوستان ساری دنیا میں مشہور ہے۔ یہاں کے لباس، یہاں کے کھانے اور یہاں کے رسم ورواج دنیا بھر کے لوگوں کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔

ہمارے ملک میں ہندو، مسلم، سکھ اور عیسائی سب بھائی بھائی کی طرح رہتے ہیں۔ ایک دوسرے کے تہواروں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ کچھ تہوار ایسے ہیں جنھیں سبھی مذہب کے لوگ ایک ساتھ مل کر مناتے ہیں۔ ایسے تہواروں کو قومی تہوار کہا جاتا ہے۔ جیسے یومِ آزادی اور یومِ جمہوریہ۔ ان کے علاوہ کچھ مذہبی تہوار بھی ہیں۔ ہر مذہب کے ماننے والے انھیں اپنے اپنے طریقے سے مناتے ہیں۔ جیسے ہندو مذہب میں دیوالی، دسہرا اور ہولی بہت اہم تہوار ہیں۔ انھیں بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔ مسلمانوں کے دو تہوار بہت اہم اور مشہور ہیں۔ عید اور بقرعید۔ ان دونوں تہواروں سے آپسی میل محبت

اور قربانی کا جذبہ ظاہر ہوتا ہے۔ عیسائیوں کا سب سے بڑا تہوار کرسمس ہے۔ ان کے علاوہ سکھوں کا گرونانک جینتی، جینیوں کا مہاویر جینتی اور بودّھوں کا بدّھ پورنیما مشہور تہوار ہیں۔ ہندوستان میں بہت سے علاقائی تہوار بھی منائے جاتے ہیں جیسے بیساکھی، بیہو، پونگل وغیرہ، جن کی اپنی الگ اہمیت ہے۔

تہوار چاہے کسی مذہب کے ہوں، سب کا پیغام ایک ہوتا ہے۔ سارے ہی تہوار آپسی محبت، امن، خوشی اور بھائی چارے کا پیغام دیتے ہیں اور ہمارے ملک کی رنگا رنگ تہذیب کو ظاہر کرتے ہیں۔

مشق

I پڑھیے اور سمجھیے:

رنگا رنگ	:	رنگ برنگی، طرح طرح کی
تہذیب	:	رہن سہن، زندگی گزارنے کا ڈھنگ
لباس	:	پوشاک، کپڑے
یوم	:	دن
یومِ آزادی	:	آزادی کا دن مراد 15 اگست
جمہوریہ	:	وہ ملک جہاں عوام کی حکومت ہو
یومِ جمہوریہ	:	26 جنوری
اہم	:	خاص
قربانی	:	تیاگ، اپنے سے زیادہ دوسروں کی ضرورت کا خیال رکھنا
جذبہ	:	لگن، جوش
علاقائی تہوار	:	وہ تہوار جو کسی خاص علاقے میں منائے جاتے ہیں
وغیرہ	:	بتائی ہوئی چیزوں کے سوا کچھ اور
پیغام	:	سندیسا
امن	:	سکون، شانتی
ظاہر کرنا	:	بیان کرنا، بتانا

II سوچیے اور بتائیے:

1۔ ہندوستان کو ایک باغ کیوں کہا جاتا ہے؟

© NCERT not to be republished

2۔ ہندوستان کی کون سی چیزیں دنیا بھر کے لوگوں کو اپنی طرف کھینچتی ہیں؟

3۔ قومی تہوار کون کون سے ہیں؟

4۔ کچھ علاقائی تہواروں کے نام بتائیے۔

5۔ تہواروں سے کیا پیغام ملتا ہے؟

III غور کیجیے:

'یومِ آزادی' اس لفظ میں یوم کے آخری حرف 'م' کے نیچے جو زیر لگایا گیا ہے، اس کے معنی ہیں 'کا' یعنی آزادی کا یوم۔ مطلب ہوا آزادی کا دن۔

آپ بھی اس مثال کے مطابق زیر لگا کر الفاظ بنائیے:

دل کا حال ....

خدا کا خوف ....

کشمیر کا باغ ....

جگر کا داغ ....

IV نیچے دیے گئے الفاظ کی مدد سے خالی جگہیں بھریئے:

رنگ برنگے طرف لباس باغ مشہور رنگارنگی دنیا بہار

یہ ایک ایسے .... کی طرح ہے، جہاں .... پھول اپنی .... دکھا رہے ہیں۔ اپنی اسی .... کی وجہ سے ہندوستان ساری دنیا میں .... ہے۔ یہاں کے ....، یہاں کے کھانے، یہاں کے رسم ورواج............... بھر کے لوگوں کو اپنی .... کھینچتے ہیں۔

V نیچے دیے گئے لفظوں کے مُتَضاد لکھیے:

خاص باہر محبت بڑا پھول آزادی خوشی

© NCERT not to be republished

VI جوڑ ملائیے:

ب	الف
جین	عید
مسلمان	ہولی
سکھ	مہاویر جینتی
ہندو	بودّھ پورنیما
بودّھ	گرونانک جینتی

VII ان جملوں کو غور سے پڑھیے:

1۔ ہمارا ملک ہندوستان بہت بڑا ملک ہے۔

2۔ ہر مذہب کے ماننے والوں کی الگ الگ تہذیب ہے۔

یہاں پہلے جملے میں 'ملک' مُذکّر ہے اور دوسرے جملے میں 'تہذیب' مؤنّث ہے۔

☜ اسی طرح نیچے دیے ہوئے لفظوں میں مُذکّر اور مؤنّث الگ الگ کر کے لکھیے۔

دنیا لباس کھانا تہوار رسم پھول بہار خوشی

VIII بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے:

رنگارنگ وغیرہ شریک رسم ورواج مشہور قربانی پیغام یومِ جمہوریہ

© NCERT not to be republished

بھائی بھُلکّڑ

دوست ہیں اپنے بھائی بھُلکّڑ
باتیں ان کی ساری گڑبڑ

راہ چلیں تو رَستہ بھوُلیں
بس میں جائیں تو بستہ بھوُلیں

پورب جائیں، پچّھم پہنچیں
منزل پر اپنی کم پہنچیں

ٹوپی ہے تو جُوتا غائب
جوتا ہے تو موزا غائب

پیالی میں ہے چمچا اُلٹا
پھیر رہے ہیں کنگھا اُلٹا

لَوٹ پڑیں گے چلتے چلتے
چَونک اٹھیں گے بیٹھے بیٹھے

© NCERT not to be republished

سَودا لے کر دام نہ دیں گے
دام دیے تو چیز نہ لیں گے

تیرنے جائیں، گھڑی بھوُل آئیں
باغ میں جائیں، چھڑی بھوُل آئیں

وہ تو یہ کہیے کہ خدا نے
جوڑ دیے ہیں اعضا تن سے

باندھ رکھے ہیں سب کل پُرزے
ورنہ ہر روز آپ یہ سُنتے

گِر گئی میری داہنی چھُنگلی
ڈھونڈ رہا ہوں بیچ کی اُنگلی

کیا کہیے، اَوسان ہیں غائب
کل سے دونوں کان ہیں غائب

ایک تو صابن دان میں پایا
ایک نہ جانے کس نے اُڑایا

بھوُلے کہیں سر اور کہیں دھڑ
ہائے بچارے بھائی بُھلکّڑ

(شان الحق حقّی)

© NCERT not to be republished

مشق

I پڑھیے اور سمجھیے:

بُھلکّڑ	:	جسے بھولنے کی عادت ہو
دام	:	قیمت
راہ	:	راستہ
اعضا	:	جسم کے حصے، عضو کی جمع
تن	:	جسم، بدن
سَودا	:	سامان
کل پُرزے	:	مشینوں کے حصّے، مراد ہے انسانی جسم کے حصے
چُھنگلی	:	چھوٹی اُنگلی
اَوسان	:	ہوش وحواس

II سوچیے اور بتائیے:

1۔ شاعر نے اپنے دوست کو بھائی بُھلکّڑ کیوں کہا ہے؟

2۔ بھائی بُھلکّڑ کیسے کیسے کام کرتے ہیں؟

3۔ بھائی بُھلکّڑ کہیں جاتے ہیں تو کیا کیا چیزیں بھول آتے ہیں؟

4۔ اگر بھائی بُھلکّڑ کے جسم کے حصّے الگ الگ ہوتے تو وہ کیا کیا بھول سکتے تھے؟

III نظم میں سے وہ الفاظ تلاش کرکے لکھیے جن میں ''ھ'' کا استعمال کیا گیا ہے۔

© NCERT not to be republished

IV **مصرعوں کے صحیح جوڑ ملائیے:**

دوست ہیں اپنے بھائی بُھلکّڑ	دام دیے تو چیز نہ لیں گے
راہ چلیں تو رَستہ بھوُلیں	منزل پر اپنی کم پہنچیں
پورب جائیں پچھّم پہنچیں	کل سے دونوں کان ہیں غائب
سودا لے کر دام نہ دیں گے	باتیں ان کی ساری گڑبڑ
کیا کہیے اَوسان ہیں غائب	بس میں جائیں تو بستہ بھوُلیں

V **اس مصرع کو پڑھیے:**

'ایک تو صابن دان میں پایا'

'صابن دان' لفظ 'صابن' اور 'دان' دو لفظوں سے مل کر بنا ہے۔ اس کے معنی ہیں صابن رکھنے والی چیز۔

☜ نیچے دیے ہوئے لفظوں کے آگے 'دان' لگا کر لکھیے:

پان اگال خاص شمع ناشتہ

VI **اس نظم کو پڑھ کر بھائی بُھلکّڑ کے بارے میں چند جملے لکھیے۔**

© NCERT not to be republished

17

محنت کی عظمت

منظر [بازار میں مختلف دکانیں ہیں۔ ایک طرف کونے میں گھڑیوں کی ایک چھوٹی سی دکان ہے۔ دکان کے سامنے کے حصے میں شیشے کی الماری میں گھڑیاں سجی ہوئی ہیں۔ ایک شوکیس کے پیچھے یوسف بیٹھا ہوا کام کررہا ہے۔ سڑک سے اس کا سر اور جسم کا کچھ حصہ دکھائی دے رہا ہے۔ یوسف کے استاد اس کے پاس کھڑے ہیں اور اس سے باتیں کررہے ہیں۔]

ماسٹرصاحب: میں نے تو تمھیں اپنی پرانی گھڑی مرمّت کے لیے دی تھی۔ تم نے اس کے ساتھ ایک نئی گھڑی کیوں بھیجی؟

یوسف : جناب! میں جب پڑھتا تھا اس وقت سے آپ کے پاس وہی گھڑی دیکھ رہا ہوں۔ میں نے سوچا کیوں نہ ایک نئی گھڑی بھی آپ کے پاس ہو۔

ماسٹرصاحب: بہت خوب! میں تمھارے جذبے کی قدر کرتا ہوں۔ میں تو اس نئی گھڑی کو واپس کرنے آیا تھا۔ [ماسٹرصاحب جیب سے نئی گھڑی نکالتے ہیں۔] لیکن تمھاری محبت دیکھ کر اب میں اسے رکھ لوں گا۔ مگر تمھیں اس کی قیمت لینی ہوگی اور تم انکار نہیں کروگے۔

یوسف : نہیں جناب! میں نہیں لوں گا۔ اسے آپ اپنے شاگرد کی طرف سے ایک تحفہ سمجھ کر رکھ لیجیے۔

ماسٹرصاحب: نہیں، قیمت تو تمھیں لینی ہوگی۔ میں اسے یوں ہی قبول نہیں کرسکتا۔

© NCERT not to be republished

یوسف : جناب! آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔ چلیے، اگر آپ یہی چاہتے ہیں تو میں اس کی اصل قیمت لے لوں گا۔

[ماسٹر صاحب قیمت ادا کر کے روانہ ہوتے ہیں۔ اسی وقت دکان پر گڈّو نام کا ایک ہٹّا کٹّا نوجوان ہاتھ پھیلائے آ کھڑا ہوتا ہے۔]

گڈّو : صاحب! میں بھوکا ہوں اور میرے چھوٹے بھائی بہن بھی بھوکے ہیں۔ میری کچھ مدد کیجیے۔

[یوسف گڈّو کو اوپر سے نیچے تک حیرت سے دیکھتا ہے۔]

یوسف : تم تو ہٹّے کٹّے ہو۔ جھوٹ بول کر بھیک مانگتے ہو! بھائی بہنوں کا تو بس بہانہ ہے۔

گڈّو : صاحب! میں جھوٹ نہیں بولتا۔ آپ کو اگر یقین نہ ہو تو میرے ساتھ چلیے۔ میرا گھر قریب ہی ہے۔ آپ خود اُنھیں دیکھ لیں گے۔

[اچانک گڈّو کی نظر دکان کے ایک کونے میں رکھی ہوئی بیساکھی پر پڑتی ہے۔ اور وہ کچھ سوچنے لگتا ہے۔ یہ بیساکھی کس کی ہے؟]

یوسف : اچھا، ٹھیک ہے چلو، میں تمھارے گھر چل کر دیکھتا ہوں۔

[یوسف بیساکھی اٹھاتا ہے اور ملازم سے کہتا ہے۔] دکان کا خیال رکھنا، میں ابھی آیا۔

گڈّو : اوہ! تو یہ بیساکھی آپ کی ہے!

[یوسف کے ہاتھ میں بیساکھی دیکھ کر گڈّو واپس جانے لگتا ہے۔]

یوسف : ارے بھائی کہاں چلے، بھائی بہنوں کے لیے کچھ نہیں لو گے؟

گڈّو : شکریہ! اب مجھے احساس ہوگیا۔ آپ نے مجھے بہت کچھ دے دیا۔ میں محنت مزدوری کروں گا۔ کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاؤں گا۔

© NCERT not to be republished

مشق

I پڑھیے اور سمجھیے:

عظمت	:	بڑائی
منظر	:	نظارہ، سین
مختلف	:	طرح طرح کی، الگ
مرمّت کرنا	:	ٹھیک کرنا، درست کرنا
احساس	:	خیال
قدر کرنا	:	پسند کرنا
شاگرد	:	طالب علم، چیلا
حکم سرآنکھوں پر ہونا (محاورہ)	:	خوشی سے حکم ماننا
روانہ ہونا	:	چل دینا
ملازم	:	نوکر، خدمت گار
ہاتھ پھیلانا (محاورہ)	:	مانگنا

II سوچیے اور بتائیے:

1۔ یوسف نے اپنے اُستاد کو نئی گھڑی کیوں بھیجی؟

2۔ ماسٹر صاحب سے گھڑی کی قیمت کی بات سن کر یوسف نے کیا کہا؟

3۔ یوسف کی دکان پر گڈو کیوں آیا تھا؟

4۔ یوسف نے گڈو سے کیا کہا تھا؟

5۔ بیساکھی دیکھ کر گڈو کو کیا احساس ہوا؟

6۔ ”آپ نے مجھے بہت کچھ دے دیا“ گڈو نے یہ کیوں کہا؟

© NCERT not to be republished

III نیچے دیے ہوئے جملوں کو غور سے پڑھیے:

1۔ تم نے اس کے ساتھ ایک نئی گھڑی کیوں بھیجی؟

2۔ میں تمھارے جذبے کی قدر کرتا ہوں۔

3۔ محنت مزدوری کروں گا کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاؤں گا۔

ان جملوں میں 'بھیجنا'، 'قدر کرنا' اور 'پھیلانا'، 'فعل' ہیں۔ پہلے جملے کے فعل کا تعلق گزرے ہوئے وقت سے ہے اِسے 'زمانۂ ماضی' کہتے ہیں۔ دوسرے جملے کے فعل کا تعلق موجودہ وقت سے ہے، اسے 'زمانۂ حال' کہتے ہیں تیسرے جملے کے فعل کا تعلق آنے والے وقت سے ہے۔ اسے 'زمانۂ مستقبل' کہتے ہیں۔

IV آپ پڑھ چکے ہیں کہ وہ لفظ جو 'اسم' کی جگہ استعمال ہو اُسے 'ضمیر' کہتے ہیں۔

☜ نیچے دیے ہوئے جملوں میں مناسب ضمیریں بھریے:

.... نے تو تمھیں اپنی پرانی گھڑی مرمّت کے لیے دی تھی۔ بہت خوب! میں ....جذبے کی قدر کرتا ہوں۔ اسے ....اپنے شاگرد کی طرف سے ایک تحفہ سمجھ کر رکھ لیجیے۔ آپ کو اگر یقین نہ ہو تو ....ساتھ چلیے۔..............گھر قریب ہی ہے۔ آپ خود................دیکھ لیں گے۔

V نیچے لکھے لفظوں سے جملے بنائیے:

بازار   شاگرد   قیمت   یقین   بیساکھی

VI آپ پڑھ چکے ہیں کہ وہ لفظ جس سے کسی اسم کی اچھائی، بُرائی یا خصوصیت ظاہر ہو اُسے ''صفت'' کہتے ہیں۔

☜ نیچے لکھے ہوئے لفظوں سے صفت کو الگ کر کے لکھیے:

نئی گھڑی   ہٹا کٹا نوجوان   چھوٹے بھائی بہن   چھوٹی سی دکان   پرانی گھڑی

VII عملی کام:

☜ اس ڈرامے کو اپنے اسکول میں اسٹیج کیجیے۔

© NCERT not to be republished

18

مَولانا اَبُوالکَلام آزاد

مَولانا اَبُو الکَلام آزاد کا اصل نام مُحی الدّین احمد تھا۔ وہ 11 نومبر 1888 کو مکّے میں پیدا ہوئے۔ بعد میں وہ مولانا ابوالکلام آزاد کے نام سے مشہور ہوئے۔ مولانا آزاد کو بچپن ہی سے پڑھنے لکھنے کا بہت شوق تھا۔ ان کے والد کو یہ

بات پسند نہیں تھی کہ وہ اسکول کی کتابوں کے علاوہ اِدھر اُدھر کی کتابیں بھی پڑھیں، لیکن مولانا کا شوق کسی طرح کم نہیں ہوا۔ وہ اپنے جیب خرچ سے پیسے بچا کر بازار سے موم بتّیاں خرید کرلاتے۔ جب گھر کے تمام لوگ سو جاتے تو اُن کتابوں کو موم بتّی کی روشنی میں لحاف کے اندر پڑھتے۔ پڑھنے کے شوق میں انھوں نے ایک مرتبہ اپنا لحاف بھی جلا لیا تھا۔

آزادی کی لڑائی میں مولانا ابوالکلام آزاد پیش پیش رہے۔ انھوں نے بیس سال کی عمر کے آس پاس 'الہلال' اور 'البلاغ' کے نام سے دو اخبار بھی نکالے۔ ان اخباروں میں مولانا آزاد نے انگریزوں کے ظلم کے خلاف مضمون لکھے۔ ہندوستان کی جنگِ آزادی کے دوران ان کی تقریروں نے بھی بڑا کام کیا۔ ان کی تقریر زوردار اور جوشیلی ہوا کرتی تھی۔ سچ بات یہ ہے کہ ان میں لکھنے اور بولنے کی غیر معمولی صلاحیت تھی۔ آزادی کی لڑائی میں اُنھیں کئی بار جیل بھی جانا پڑا۔ لیکن انھوں نے اپنی جدّوجہد جاری رکھی۔ ملک کو بدیسی حکومت سے آزاد کراکے ہی دَم لیا۔ آزادی کی لڑائی کے دوران مولانا آزاد دوبار کانگریس کے صدر چُنے گئے۔ مہاتما گاندھی اور پنڈت جواہرلعل نہرو بھی مولانا آزاد کی بہت عزّت کرتے تھے۔ وہ اُنھیں اپنا قریبی دوست مانتے تھے اور قومی معاملات میں اُن کے مشوروں کو اہمیت دیتے تھے۔

مولانا آزاد ایک بہت بڑے مذہبی عالم تھے۔ انھوں نے قرآن پاک کے ایک بڑے حصّے کا اردو میں ترجمہ بھی

© NCERT not to be republished

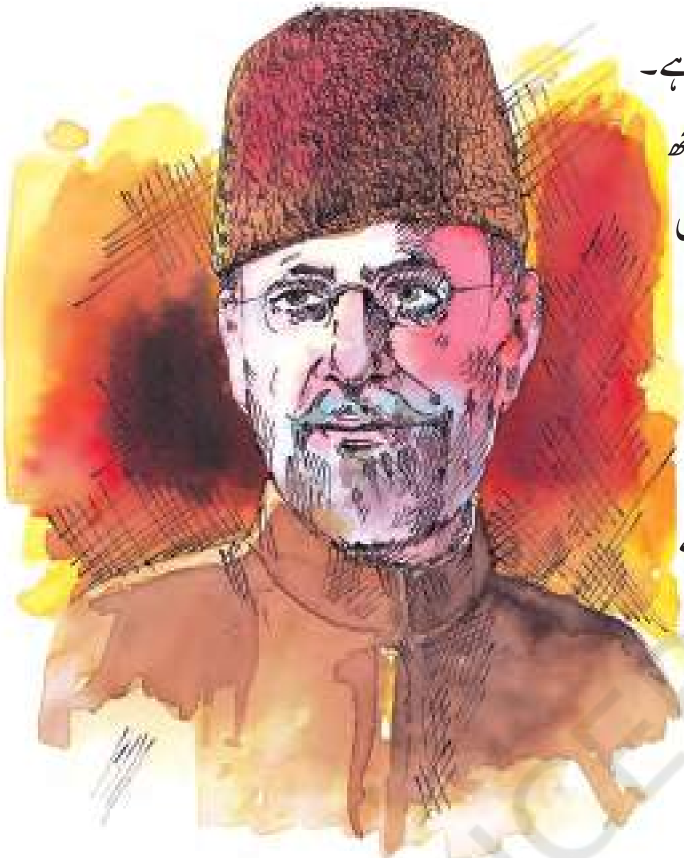

کیا تھا۔ ان کا نام اردو کے اہم ادیبوں میں لیا جاتا ہے۔ 'غُبارِ خاطر' ان کی مشہور کتاب ہے۔ اس میں ان کے کچھ خطوط شامل ہیں۔ اردو نثر میں اس کتاب کی خاص اہمیت ہے۔

مولانا ابوالکلام آزاد کا شمار ہمارے ملک کے بڑے رہ نماؤں میں ہوتا ہے۔ آزادی کے بعد وہ ہمارے ملک کے پہلے وزیرِ تعلیم بنائے گئے۔ ہمارے ملک میں جدید تعلیم کا پورا خاکہ انھیں کا بنایا ہوا ہے۔ ان کا یومِ پیدائش (11 نومبر) 'یومِ تعلیم' کے طور پر منایا جاتا ہے۔ مولانا آزاد کا انتقال 22 فروری 1958 کو دِلّی میں ہوا۔

© NCERT not to be republished

مشق

I پڑھیے اور سمجھیے:

صلاحیت	:	قابلیت
جوشیلی	:	جوش سے بھری ہوئی
پیش پیش	:	آگے آگے
دوران	:	اُسی زمانے میں

تقریر	:	بھاشن
جدّ وجہد	:	کوشش، دوڑ دھوپ
بدیسی	:	غیر ملکی
دَم لینا (محاورہ)	:	چین کا سانس لینا
قریبی	:	نزدیکی
مشورہ	:	رائے
عالِم	:	عِلم رکھنے والا
خطوط	:	خط کی جمع
شمار	:	گنتی
جدید	:	نیا
رہ نما	:	راستہ دکھانے والا، لیڈر
خاکہ	:	نقشہ
یومِ تعلیم	:	تعلیم کا دن، ایجوکیشن ڈے

II سوچیے اور بتائیے:

1۔ مولانا ابوالکلام آزاد کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

2۔ مولانا ابوالکلام آزاد کتابیں پڑھنے کا شوق کس طرح پورا کرتے تھے؟

3۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے کون سے دو اخبار نکالے تھے؟

4۔ آزادی کی لڑائی میں مولانا ابوالکلام آزاد کا کیا حصّہ ہے؟

5۔ مولانا ابوالکلام آزاد کی کس کتاب میں ان کے خط شامل ہیں؟

6۔ ان کا یومِ پیدائش کس صورت میں منایا جاتا ہے؟

© NCERT not to be republished

III نیچے دیے ہوئے لفظوں سے خالی جگہیں بھریے:

یومِ تعلیم　　شمار　　جنگِ آزادی　　خاکہ　　رہ نماؤں　　یومِ پیدائش　　وزیرِ تعلیم　　غبارِ خاطر

مولانا ابوالکلام آزاد کا .... ہمارے ملک کے بڑے .... میں ہوتا ہے۔ آزادی کے بعد وہ ہمارے ملک کے پہلے .... بنائے گئے۔ ہندوستان کی .... کے دوران ان کی تقریروں نے بھی بڑا کام کیا۔ .... ان کی مشہور کتاب ہے۔ ہمارے ملک میں جدید تعلیم کا پورا .... انھیں کا بنایا ہوا ہے۔ ان کا .... (11 نومبر) .... کے طور پر منایا جاتا ہے۔

IV جملوں میں استعمال کیجیے:

شوق　　جیب خرچ　　صلاحیت　　عزت　　مشورہ

V غور سے پڑھیے:

1۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے 'الہلال' اور 'البلاغ' کے نام سے دو اخبار نکالے۔

2۔ 'غُبارِ خاطر' اُن کی مشہور کتاب ہے۔

ان جملوں میں الہلال، البلاغ، اخبار، غُبارِ خاطر اور کتاب 'اسم' ہیں۔ ان میں فرق یہ ہے کہ پہلے جملے میں 'اخبار' ایک عام چیز کا نام ہے اور 'الہلال'، 'البلاغ' خاص چیز کے نام ہیں۔ اسی طرح دوسرے جملے میں 'کتاب' ایک عام چیز کا نام ہے اور 'غبارِ خاطر' خاص چیز کا نام ہے۔ وہ لفظ جو کسی عام چیز، عام جگہ یا عام شخص کے لیے استعمال ہو اسے 'اسمِ عام' کہتے ہیں اور وہ لفظ جو کسی خاص چیز، خاص جگہ یا خاص شخص کے لیے استعمال ہو اسے 'اسمِ خاص' کہتے ہیں۔

- اسی طرح سے آپ بھی دونوں قسم کے اسم چن کر لکھیے۔

VI عملی کام:

- مولانا ابوالکلام آزاد کی تعلیمی خدمات پر چند جملے لکھیے۔

© NCERT not to be republished

19

سِتارے

بچّہ

امّی! یہ جو آکاش پہ بکھرے ہیں سِتارے
کلیوں سے بھی اچھّے ہیں یہ، پھولوں سے بھی پیارے
یہ شوخ نگاہوں سے مجھے تاک رہے ہیں
کِرنوں کی پلک سے مجھے کرتے ہیں اِشارے
کہتے ہیں یہ مجھ سے کہ ذرا دوست، اِدھر آؤ
آجاؤ، دکھائیں تمھیں جنّت کے نظارے
کِرنوں کی چمکتی ہوئی سیڑھی پہ میں چڑھ کر
امّی! دو اِجازت مجھے، چُن لاؤں یہ سارے
جانے دو مجھے، جاکے ذرا جیب کو بھر لاؤں
آدھے یہ مِرے ہوں گے تو آدھے یہ تمھارے

© NCERT not to be republished

ماں

بیٹا! یہ جو آکاش پہ بکھرے ہیں ستارے
کل صبح کو افسوس، یہ چھپ جائیں گے سارے
جھوٹے ہیں یہ سب، کرتے ہیں بچّوں سے شرارت
بیٹا! کبھی آئیں گے نہ یہ ہاتھ تمھارے
ہاں، علم کے آکاش پہ پہنچوگے اگر تم
واں پاؤگے لاکھوں ہی چمکتے ہوئے تارے
ہیرے بھی اگر دوگے تو پاؤگے نہ اِن کو
ہیروں سے بھی مہنگے ہیں یہ، پھولوں سے بھی پیارے
بس علم کے آکاش، کتابوں کے وَرَق ہیں
الفاظ سب ان کے ہیں چمکتے ہوئے تارے

(راجہ مہدی علی خاں)

© NCERT not to be republished

مشق

I پڑھیے اور سمجھیے:

آکاش	:	آسمان
شوخ	:	چنچل، شریر
تاکنا	:	دیکھنا
ہاتھ آنا (محاورہ)	:	حاصل ہونا
عِلم	:	پڑھائی لکھائی
واں	:	وہاں
وَرَق	:	پنّا

II سوچیے اور بتائیے:

1۔ بچّے نے اپنی ماں سے ستاروں کے بارے میں کیا کہا؟

2۔ بچّہ اپنی ماں سے کس بات کی اجازت چاہتا ہے؟

3۔ ستارے بچّے سے کیا کہہ رہے ہیں؟

4۔ بچّے کی بات سن کر ماں نے کیا جواب دیا؟

5۔ ماں نے علم کے تاروں کو آسمان کے تاروں سے زیادہ قیمتی کیوں کہا؟

6۔ 'علم کے آکاش' کسے کہا گیا ہے؟

III نظم کے مطابق خالی جگہیں بھریے:

1۔ امّی! یہ جو.. پہ بکھرے ہیں ستارے (آسمان/آکاش)

2۔ یہ شوخ.. سے مجھے تاک رہے ہیں (نگاہوں/آنکھوں)

© NCERT not to be republished

3۔ آجاؤ، دکھائیں تمھیں .... کے نظارے (جنّت / دُنیا)

4۔ .... بھی اگر دو گے تو پاؤ گے نہ اِن کو (موتی/ہیرے)

5۔ بس علم کے آکاش، .... کے وَرَق ہیں (رسالوں/کتابوں)

IV نیچے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

تاکنا اشارہ کرنا ہاتھ آنا چھُپ جانا

V ''کلیوں'' جمع ہے، اس کا واحد ''کلی'' ہے۔

☜ اسی طرح آپ بھی نیچے دیے ہوئے لفظوں کے واحد بنائیے:

پھولوں .... نگاہوں .... پلکوں .... کرنوں ....

دوستوں .... کتابوں .... لاکھوں .... جیبوں ....

VI نیچے دیے ہوئے لفظوں کا املا درست کرکے لکھیے:

عاکاش نزارے سُبح اِلم الفاذ اجاجت

....

VII عملی کام:

☜ اس نظم کو زبانی یاد کیجیے۔

© NCERT not to be republished

20

اروناچل پردیش کی سَیر

این۔سی۔سی کے بچّوں کو قدم سے قدم ملا کر چلتے دیکھ کر اکثر میرا دل بھی چاہتا کہ میں اس پریڈ میں حصّہ لوں۔ ایک دن ابّو سے اجازت مانگی۔ انھوں نے میری ہمّت بڑھاتے ہوئے اجازت دے دی اور کہا ''بیٹے فرحان! میں تمھیں ایک فوجی افسر بنانا چاہتا ہوں۔ اس کی شروعات کے لیے این۔سی۔سی سے بہتر اور کیا چیز ہوسکتی ہے۔تم اس میں ضرور شامل ہو جاؤ''۔

ابّو کی اجازت نے میرا حوصلہ بڑھایا اور میں اپنے اسکول کے این۔سی۔سی گروپ میں شامل ہوگیا۔ ایک دن میرے ساتھیوں راکیش اور سلیم نے مجھے بتایا کہ ہمارے اسکول کا این۔سی۔سی گروپ جلد ہی اروناچل پردیش جانے والا ہے۔

ارونا چل پردیش ہندوستان کے شمال مشرق میں ہے۔ ملک کے اس حصّے میں سات ریاستیں اہم ہیں۔ انھیں سیون سسٹر اسٹیٹس (Seven Sister States) کہا جاتا ہے۔ آسام، ارونا چل، منی پور، میگھالیہ، میزورم، ناگالینڈ اور تریپورہ ان سات ریاستوں میں شامل ہیں۔ ان ریاستوں کا رہن سہن اور رسم ورواج ایک دوسرے سے بہت ملتے جلتے ہیں اس لیے انھیں یہ نام دیا گیا ہے۔

ارونا چل پردیش جانے کا پروگرام سُن کر میں بہت خوش تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ ارونا چل کو ملک کی پوشیدہ جنّت (Hidden Paradise) کہا جاتا ہے۔ اسے پوشیدہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس ریاست کی سیر کے لیے خصوصی اجازت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہم نے ارونا چل سرکار سے اجازت حاصل کی اور ڈِبروگڑھ جانے والی ریل میں سوار ہوگئے۔ ڈِبروگڑھ آسام کا آخری ضلع ہے اور اس کے آگے ارونا چل شروع ہوجاتا ہے۔ ہماری ریل جب آسام میں داخل

ہوئی تو وہاں چائے کے گھنے باغات دیکھ کر میں دنگ رہ گیا۔ اپنی پیٹھ پر بڑی بڑی ٹوکریاں لٹکائے نوجوان لڑکیاں چائے کے پودوں سے نرم نرم پتّیاں اور کونپلیں توڑ رہی تھیں۔ وہ ان پتّیوں کو ٹوکریوں میں بڑی مہارت سے جمع کرتی جاتی تھیں۔ چائے کے باغوں کا یہ سلسلہ ڈِبروگڑھ تک نظر آتا رہا۔ ہم ان مناظر سے لطف لیتے رہے۔

ارونا چل جانے کے لیے ہم بس میں سوار ہوگئے۔ ہمارے استاد نے بتایا کہ ارون کے معنی سورج کے ہیں۔ اسی کے نام پر اسے ارونا چل کہا جاتا ہے۔ یہ ملک کے مشرق میں آخری ریاست ہے۔ اس لیے ہر صبح سورج کی کرنیں سب سے پہلے اسی ریاست کو روشن کرتی ہیں۔

ارونا چل میں ہم نے برہم پُتر دریا کے کنارے کیمپ لگایا۔ یہ دریا اتنا گہرا اور وسیع ہے جیسے کوئی سمندر ہو۔ دریا میں بڑی بڑی کشتیوں کے ساتھ اسٹیمر بھی چل رہے تھے۔

© NCERT not to be republished

اگلے دن ہم اروناچل کے بلند پہاڑوں کی طرف روانہ ہوگئے۔ راستے میں اَن گنت جھرنوں، باغوں اور بانس کے جنگلوں کے دلکش نظاروں کا لطف لیتے ہوئے شام کو ہم ایک جگہ پہنچے۔ ہم نے دیکھا یہاں آج بھی آدی باسی قبیلے آباد ہیں۔ ان کے رہنے سہنے کا ڈھنگ اور رسم و رواج عام ہندوستانیوں سے بالکل الگ ہے۔ یہ قبیلے زیادہ تر شکار اور کھیتی باڑی کرکے اپنی زندگی گزارتے ہیں۔ یہاں عام طور پر دھان کی کھیتی ہوتی ہے۔ آدی باسی بانسوں کی مدد سے اپنے مکان بناتے ہیں۔ جب کوئی مکان بنانے کا ارادہ کرتا ہے تو سبھی گاؤں والے اس کی مدد کرتے ہیں۔ دو تین دن کی لگاتار محنت سے مکان بن کر تیّار ہوجاتا ہے۔ تب اگلے دن مکان مالک سبھی گاؤں والوں کی دعوت کرتا ہے۔

ہر قبیلے کا ایک سردار ہوتا ہے۔ جس کی حیثیت راجا کی سی ہوتی ہے۔ ہر قبیلے کا نشان، بولی اور ہتھیار الگ الگ ہیں۔ آدی باسی عورتیں بُنائی کرنے، بانس کی کھپچیوں سے رنگ برنگی ٹوکریاں بنانے اور لکڑی سے بنی چیزوں پر نقّاشی کرنے میں مہارت رکھتی ہیں۔ یہ عورتیں رنگ برنگے موتیوں کی خوب صورت مالائیں بھی بناتی ہیں۔ تہواروں کے موقعے پر عورتیں اور مرد مل کر رقص کرتے ہیں۔ ڈھول کی تھاپ پر منہ سے طرح طرح کی آوازیں بھی نکالتے ہیں۔

تین دن تک ان آدی باسیوں کے ساتھ رہنے کے بعد ہم اروناچل کی ان بلند پہاڑیوں کی

جانب روانہ ہوئے جن کی سرحد چین سے ملتی ہے۔ یہاں دس ہزار فٹ کی بلندی پر بودّھوں کا ایک مشہور مَٹھ توانگ مانسٹری (Twang Monastery) ہے۔ ان پہاڑوں کے درمیان ایک بڑی جھیل ہے جسے مادھوری جھیل کہتے ہیں۔

اتنے بلند پہاڑوں پر بادلوں اور ہریالی سے گھری ہوئی اس مانسٹری کی خوب صورتی کو دیکھ کر احساس ہوگیا کہ ارونا چل پردیش کو پوشیدہ جنّت کیوں کہا جاتا ہے۔

مشق

I پڑھیے اور سمجھیے:

حوصلہ	:	ہمّت
شِمال	:	اُتّر

© NCERT not to be republished

مشرق	:	پورب
شمال مشرقی	:	اُتّر پوربی
خصوصی	:	خاص
ریاست	:	صوبہ (State)
پوشیدہ	:	چھپا ہوا
لطف	:	مزہ
وسیع	:	کُشادہ، پھیلا ہوا
دل کش	:	حسین، خوب صورت
قبیلہ	:	گروہ، (Tribe)
کھپّچیاں	:	بانس کو چیر کر بنائی جانے والی تپلی تپلی پٹّیاں
نقّاشی کرنا	:	بیل بوٹے اور تصویریں بنانا
نظارہ	:	منظر
رقص	:	ناچ
مٹھ	:	پُجاریوں کے رہنے کی جگہ

II سوچیے اور بتایئے:

1۔ سیون سسٹر اسٹیٹس کے نام بتایئے؟

2۔ آسام کے چائے کے باغات میں فرحان نے کیا دیکھا؟

3۔ اروناچل پردیش کو اروناچل کیوں کہا جاتا ہے؟

4۔ برہم پتر دریا میں فرحان نے کیا نظارہ دیکھا؟

5۔ آدی باسی بانسوں کی مدد سے کیا کیا بناتے ہیں؟

© NCERT not to be republished

6۔ آدی باسی عورتوں کو کن کاموں میں مہارت حاصل ہے؟

7۔ توانگ مانسٹری کہاں ہے؟

III خالی جگہیں بھریے:

1۔ فرحان! میں تمھیں ایک .... بنانا چاہتا ہوں۔

2۔ ہم نے اروناچل سرکار سے .... حاصل کی۔

3۔ یہاں آج بھی آدی باسی قبیلے .... ہیں۔

4۔ اگلے دن .... سبھی گاؤں والوں کی دعوت کرتا ہے۔

5۔ تہواروں کے موقعے پر عورتیں اور مرد مل کر .... کرتے ہیں۔

6۔ بادلوں اور ہریالی کو دیکھ کر احساس ہو گیا کہ اروناچل پردیش کو .... کیوں کہا جاتا ہے۔

IV نیچے دیے ہوئے لفظوں میں واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیے:

رسوم	ملک	باغ	مناظر	مقامات	مکان	احساسات	نشان
....	....	....	....	....	....	....	....

V ان لفظوں سے جملے بنائیے:

حوصلہ سَیر دریا رقص جھیل

VI 'ہندوستان' اور 'ملک' دونوں اِسم ہیں، ان میں 'ہندوستان' 'اسم خاص' ہے اور 'ملک' اسم عام ہے۔

آپ بھی نیچے لکھے ہوئے اسم خاص کے سامنے ان کے اسم عام لکھیے:

اسم خاص	اسم عام
راکیش	
آسام	
ڈبروگڈھ	

© NCERT not to be republished

برہم پتر

مادھوری

VII عملی کام:

☜ اروناچل پردیش کے بارے میں پانچ جملے لکھیے:

© NCERT not to be republished

نوٹ:

© NCERT
not to be republished